www.novelsclubb.com
داغِ فگار
ناولز کلب
جویریہ عمران
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

داغِ فگار

از قلم

جویریہ عمران

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

داغِ فگار کو میں نے مئی 2023 میں شروع کیا تھا اور مئی 2024 میں یہ آپ سب کو پڑھنے کو مل رہا ہے۔ایک سال کی محنت آج لفظوں کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ یہ کہانی ہر اس شخص کے لئے ہے جو اذیت سہتے ہیں جو اپنی روح پر ان گنت داغِ فگار لیے زندہ رہتے ہیں۔اس کہانی کا سب سے اہم ٹاپک "چائلڈ ابیوز" ہے۔ایک انتہائی حساس موضوع جو میرے دل کے بہت قریب ہے امید ہے آپ سب کو یہ نامکمل کرداروں کی مکمل کہانی پسند آئے گی۔ میں یہاں اپنے والدین کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جنہوں نے ہر قدم پر میری حوصلہ افزائی کی۔ میں علینہ حمید جو کہ میری ہر تحریر کی الفا ریڈر ہوتی ہیں میں تمہارا جتنا بھی شکریہ ادا کروں وہ کم ہے۔داغِ فگار آج تمہاری وجہ سے لکھا اور پڑھا جائے گا۔

آمنہ تحریم اور فاطمہ ارشد تم دونوں کا بہت سر کھایا ہے میں نے۔ ساتھ رہنے اور داغِ فگار کو نکھارنے کا شکریہ۔دانیال فاروق ہر قدم پر حوصلہ افزائی کرنے اور میرے ساتھ سر کھپانے کا شکریہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لاریب ثمرین، آخری وقت پر داغِ فگار کے لوپ ہولز اور جھول کور پ اپ کروانے کا بہت زیادہ شکریہ۔

ضوفشاں عرشام خان تمہارے بغیر تو میں کچھ کر ہی نہیں سکتی۔ آج جو ہے سب تمہاری وجہ سے ہے۔

جویریہ مجید اور خانی ایگزیسٹ کرنے کا شکریہ تم دونوں کی موجودگی ہی بہت ہے۔

اور آپ سب کا شکریہ میرے ہر ریڈر کا شکریہ۔ ہمیشہ ساتھ رہنے کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزا دیں۔ آمین

جویریہ عمران

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انتساب

ہر اس شخص کے نام جو ماضی سے نکلنا چاہتا ہے جو روح پر لگے زخموں کو مندمل کرنا چاہتا ہے

داغِ فگار

از قلم جویریہ عمران

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

باب اول: عنکبوت

اگر تم جانو، اگر تم دیکھو

ہیں تین کردار یہاں ایسے بھی

جو چنتے ہیں کرچیاں

دوسروں کے ٹوٹے دلوں کی

مگر فراموش کر دیتے ہیں اس بات کو

کہ ہے روح ان کی بھی زخمی

زخم جو کبھی بھرتے نہیں

بلکہ بن جاتے ہیں ناسور

اور چھوڑ جاتے ہیں "داغ فگار"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر تم دیکھو تو عمان کے اس نامور چار منزلہ انٹرنیشنل سکول کے مین گیٹ کے اندر خاکی اور نیلے رنگ کے امتزاج کا یونیفارم پہنے بچوں کا رش تھا تو باہر ان کے چھوڑنے آئی گاڑیوں کا۔ ابھی اسمبلی کی گھنٹی نہیں بجی تھی تو بچے ادھر ادھر پھرتے نظر آرہے تھے۔

ایسے میں سکول بلڈنگ کے اندر، پرنسپل آفس کے دروازے کے باہر وہ کھڑا تھا۔

"تم یہ کر سکتے ہو اورہان۔ تمہیں یہ کرنا ہوگا۔" اس کے ساتھ کھڑے نوح نے ہمت بندھانے والے لہجے میں کہا۔ اورہان نے ایک کشمکش بھری نگاہ اس پہ ڈالی۔

"تم اندر جاو۔ میں یہیں انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔" نوح نے اس کا کندھا تھپکا۔ اورہان نے ایک بے بس سی نگاہ ہاتھ میں پکڑے سفید لفافے پہ ڈالی۔

اس نے ہاتھ میں تھامے لفافے پہ گرفت مضبوط کی، ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا اور بیگ کندھے پہ درست کرتے، دھڑکتے دل کے ساتھ وہ پرنسپل آفس کا دروازے کا ہینڈل گھماتا اندر داخل ہو گیا۔ ایک کٹھن سال کے بعد اس کے یہ مشکل فیصلہ کر ہی لیا تو وہ اب پیچھے نہیں ہٹنا چاہتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے اس قدم کے بعد کیا ہو گا۔ وہ جاننا نہیں چاہتا تھا لیکن جو ہو رہا تھا وہ اس کی برداشت سے باہر تھا۔ مگر ایک بات طے تھی۔ اس دروازے کو پار کر کے اس کی زندگی اب پہلے والی نہیں رہنے والی تھی۔

بیس منٹ اور سینتالیس سیکنڈ کے بعد جب وہ باہر نکلا تو اس کے ساتھ اس کی کلاس ٹیچر بھی تھی۔

"بیل ہو گئی ہے اورہان۔ آپ اپنی کلاس میں جائیں۔"

نوح وہاں موجود نہیں تھا۔ وہ شاید پہلے کلاس میں چلا گیا تھا۔ اورہان نے ٹیچر کی بات پہ سر ہلاتا اپنے قدم کلاس کے جانب بڑھا دیئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے جیسے وہ کلاس کے قریب پہنچ رہا تھا اس کے قدم خود بخود سست ہونے لگے۔اس نے رک کر گلاس ونڈو سے اندر جھانک کر دیکھا۔پھر اپنا اٹکا سانس بحال کرتے وہ اندر داخل ہو گیا۔نوح کے ساتھ بینچ پہ اپنا بستہ پھنکتے وہ ڈھے گیا۔

نوح چونک کر مڑا۔اورہان نے ہلکا سا مسکرا کر اسے دیکھا۔اس کا دل ہلکا ہونے لگا تھا۔

"سب کچھ ویسے ہی ہو گا نا جیسے ہم نے سوچ تھا؟"

"تم فکر مت کرو میرے دوست۔سب ویسے ہی ہو گا جیسے ہم نے سوچا تھا۔"نوح اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے بولا۔"تم بس اب سکون سے اپنی کلاس لو۔"

تبھی کوئی کلاس میں داخل ہوا تھا۔اورہان نے زور سے آنکھیں میچ لیں۔اسے پیچھے مڑ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی کہ وہ کون تھا۔

www.novelsclubb.com

نوح نے آہستہ سے اس کی گردن سے ہاتھ ہٹادیئے اور گردن موڑ کر دیکھا۔

درمیانے قد اور ہلکے بالوں والے جڑواں بھائی کنان اور تائم اور ان کے بیچ میں دراز قد اور دائیں گال پہ جلنے کا بد نما نشان پہنے نک۔

کنان نے پورے کمرے کو سکین کیا اور اپنے شکار پہ نظر پڑتے اس کے لب شیطانی مسکراہٹ میں ڈھلے۔وہ مغرور چال چلتا اورہان کے جانب بڑھا۔تائم اور نک نے اس کی پیروی کی۔اورہان نے اپنی آنکھیں اور زور سے میچ لیں اور مٹھیاں بھینچ لیں۔ناخن ہتھیلی میں پیوست ہونے لگے۔

زندگی تلخ ہوتی ہے۔زندگی، مرنے تک زندہ رہنے کا نام ہے۔

دیکھو تو چوہا بھی دھاڑنے لگا ہے۔"کنان نے اورہان پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔"

تائم دونوں ہاتھ ڈیسک پر ٹکائے اورہان کی جانب جھکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کمپلین کر کے بچ جاؤ گے ؟۔تائم کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ تھی۔"

ویٹ اینڈ واچ" ایک سرد سرگوشی اورہان کے کان کے قریب جھک کر کی۔"

وہ تینوں کلاس سے چلے گئے۔باقی سارا دن وہ تینوں کلاس میں نہیں آئے۔

چھٹی ہو چکی تھی۔

اورہان سست چال چلتا سکول کی راہداری سے گزر رہا تھا کہ

کسی نے پیچھے سے اس کے مُنہ پر ہاتھ رکھا۔

راہداری میں سناٹا چھایا ہوا تھا اور راہداری سے اُسے گھسیٹ کر لے کے جا رہے تھے۔

یہ منظر کسی پُرانے بوسیدہ سٹور روم کا تھا۔

جو غالباً سکول کے کچن کے پیچھلی سائیڈ پر تھا۔وہاں دو نفوس پہلے سے موجود تھے۔

دفعتاً ان کی نظر سامنے سے آتے اورہان پر پڑی جو، نک کی گرفت میں مزاحمت کر رہا تھا۔ان کے چہروں پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔کنان نے سٹور روم میں جا کر ایک جھٹکے سے اورہان کو چھوڑا۔اس کمرے میں ہر جگہ گرد تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کمرے کے ہر کونے پر مکڑی کے جالے اس بات کی نشاندھی کر رہے تھے کہ یہاں سالوں سے کوئی نہیں آیا۔ایک چھوٹا زرد بلب روشن تھا جسے کنان نے ایک لوہے کی راڈ سے توڑ دیا۔ہر جگہ گھپ اندھیرا چھا گیا۔اس سے پہلے اورہان کمرے سے باہر کی جانب جاتا انہوں نے ایک جھٹکے سے دروازہ بند کر دیا۔روشنی کا راستہ بند ہو چکا تھا۔ہر طرف تھا تو صرف اندھیرا

مجھے باہر نکالو۔یہاں بہت اندھیرا ہے۔"وہ آواز اورہان کی آواز نہیں تھی۔کانپتی آواز۔"

ابھی موڈ نہیں ہے۔بہت شوق سے گئے تھے ناشکایت لگانے بھگتو اب۔"نک نے شیطانی" مسکراہٹ لیے کہا۔اس کا ہاتھ مسلسل اس کے چہرے کے جلے ہوئے نشان پر رینگ رہا تھا۔

اورہان کا دم گھٹ رہا تھا۔سانس سینے میں کہیں اٹک گیا تھا۔وہ مسلسل دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا جو وہ آوازیں سن سکتا۔وہ جا چکے تھے۔یہ اندھیرا اسے موت کا اندھیرا لگ رہا تھا۔خوف تھا۔وحشت تھی اور اس کمرے میں ایک اور چیز بھی تھی، جانتے ہو کیا؟

ایک وجود کی بھاری سانسیں جن میں خوف واضح تھا۔اور زندگی تو آزمائشوں کا سمندر ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُردن کے شہر عمان میں اس وقت صبح کے آثار نمودار ہو رہے تھے۔ لیکن سورج کی کرنیں اُردن کی سرزمین پر پہنچنے میں ناکام ہو رہی تھیں۔ ہر جگہ سرمئی بادلوں کا بسیرہ تھا۔ آسمان کی نیلاہٹ کہیں چھپی ہوئی تھی۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بادلوں کی چادر بکھری ہوئی تھی۔ یہ جنوری کا مہینہ تھا اور جنوری کے مہینے میں یہاں سردی کی شدت ناقابل بیان ہوتی تھی۔ بحیرۂ مردار

۔عمان کو بادشاہوں کی رہائش گاہ بھی کہا جاتا ہے۔((the Dead sea کا منفرد عجوبہ اردن میں واقع ہے

اگر تم دیکھو تو عمان کے ایک سکول کی راہداری میں اس وقت ایک لڑکا سر جھکائے چل رہا تھا۔ اس لڑکے کی عمر لگ بھگ اٹھارہ سال کے قریب تھی۔ ماتھے پر بکھرے بال، سفید رنگ اور ہلکی نیلی آنکھیں جو دنیا بھر کی ویرانیاں سمیٹے ہوئے تھیں۔ وہ اس وقت سکول یونی فورم پہنے ہوئے تھا، کندھے کی ایک سائیڈ پر بیگ لٹکا ہوا تھا۔ سردی کی شدت کی وجہ سے اُس کا سفید چہرہ گلابی محسوس ہو رہا تھا۔

اس کے آس پاس بہت شور تھا، وہ لوگ اُس پر ہنس رہے تھے۔ اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ اپنے ماتھے پر پسینے کی بوندیں محسوس کر سکتا تھا۔ وہ آوازیں راتوں کو اسے سونے نہیں دیتی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میڈم اورہان" وہ اُس پر آوازیں کس رہے تھے۔ وہ ان لڑکوں کی آوازیں بخوبی سن سکتا تھا، اگر نہ بھی سنتا تو وہ بغیر سنے بتا سکتا تھا کہ وہ کیا بول رہے ہیں، وہ روز سنتا تھا۔ یہ سب اسے حفظ تھا، ان کی ہر کہی بات اسے حفظ تھی۔ لیکن وہ کمزور تھا۔ اورہان بارس کمزور تھا۔ لڑکوں کا وہ گروپ سکول میں اسے بُلی کرتا تھا۔ اورہان شروع سے یہ سب نظر انداز کرتا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ نظر انداز کرنا اس سب کا حل نہیں۔

وہ ہمیشہ سے ڈرا سہما رہتا تھا اور شاید وہ لڑکے اسی چیز کا فائدہ اٹھاتے تھے۔ وہ پیدائشی اعصابی کمزوری کا شکار تھا، وہ کم بولتا تھا یا یہ کہنا ٹھیک ہو گا کہ ایک حادثے میں اپنے باپ کو کھونے کے بعد سے اورہان نے خاموشی کو چُن لیا تھا۔

"ارے نِک دیکھو تو اورہان میڈم آئی ہیں" تائم نے اپنے دوست نک کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ وہ اورہان کو ہمیشہ لڑکیوں سے تشبیہ دیتے تھے۔

اورہان تیزی سے قدم بڑھاتا ان کے پاس سے گزر گیا۔

"ہمارے ساتھ بھی کبھی وقت گزار لو" پیچھے سے کنان کی آواز نے کچھ لمحات کے لیے اس کے قدم جکڑ لیے اس کی نیلی آنکھوں میں اس وقت آنسوؤں کا سمندر تھا لیکن وہ وہاں نہ رک پایا اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ کلاس کی طرف چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دور کھڑی دو سبز آنکھوں نے بہت غور سے یہ منظر دیکھا تھا۔ان آنکھوں میں تمسخر اور ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ایک سکون تھا جو اُسے اپنے اندر اُترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔اس شخص سے زیادہ سیاہ چیز کوئی نہیں۔اندھیری رات سے بھی زیادہ سیاہ۔

وہ کون تھا؟

اورہان کی کہانی کا ولن؟

"ارے اورہان آج دیر کر دی میں کب سے یہاں کھڑا تمہارا انتظار کر رہا ہوں"نوح نے سامنے سے آتے اورہان کو دیکھ کر کہا۔

"وہ...وہ میں"وہ اپنے لب کاٹ رہا تھا۔اورہان کے پاس شاید لفظ نہیں تھے جنہیں جوڑ کر وہ نوح کو کچھ بتا سکے اور نوح سے کچھ چھپانا اُسے آتا نہیں تھا۔

"کیا انہوں نے آج پھر تنگ کیا ہے؟"نوح نے اورہان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔

اورہان جواب نہیں دے پایا ضبط کے مارے اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں،وہ کسی کے سامنے نہیں رویا کرتا تھا۔ایک شخص کو چھوڑ کر،جس سے اورہان کو سب سے زیادہ محبت تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نوح سمجھ گیا تھا، نوح ہی تھا جو اورہان کو سب سے زیادہ جانتا تھا۔ نوح روز کلاس کے باہر کھڑے ہو کر اورہان کا انتظار کرتا تھا اور جب تک وہ آ نہیں جاتا تھا نوح کلاس میں داخل نہیں ہوتا تھا اورہان بارس کا واحد دوست اس کا خیر خواہ نوح یامین۔

"اب تینوں کو ذرا آنے دو آج کلاس میں ان کو دیکھ لوں گا میں" نوح نے کلاس میں داخل ہوتے ہوئے اورہان سے کہا۔

"نہیں نوح تم کچھ مت کہنا" اس وقت اورہان کی آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا؟ ڈر، بے بسی اور وحشت۔

"اس ڈر کی کیا وجہ ہے؟ نوح نے اسکی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں کمزور ہوں، وہ صحیح ہی کہتے ہیں کہ میں بہت بزدل ہوں لیکن نوح اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے، میں سچ کہہ رہا ہوں" اس کی نیلی آنکھوں میں گہرا کرب تھا۔

نوح نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ پیچھے سے آتے نک، تائم اور کنان کو دیکھ کر چپ ہو گیا۔ جیسے وہ ڈھیروں ضبط کر رہا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اورہان اپنی جگہ پر بیٹھ چکا تھا۔اُس کی نگاہوں کا مرکز اب کھڑکی سے باہر ہر فکر سے آزاد پرندوں پر تھا۔ذہنی طور پر وہ کہیں بہت پیچھے چلا گیا تھا۔

"امی مجھے درد ہو رہا ہے یہ دیکھیں خون بہہ رہا ہے" دس سالہ اورہان نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی ماں غزل کے سامنے کیا اس کے ہاتھ پر ایک چھوٹا سا کٹ لگا تھا۔

"تم اتنے بہادر ہو اور بھلاں تمہیں درد کیسے ہو سکتا ہے میرا بیٹا تو سب سے زیادہ سٹرونگ اور پاورفل ہے بلکل سپر مین کی طرح" غزل نے اورہان کے ہاتھوں سے خون صاف کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں سپر مین اوور ریٹیڈ ہے میں تو بیٹ مین ہوں"۔اورہان نے اپنے مسلز کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

دس سالہ اورہان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور حال کے اٹھارہ سالہ اورہان کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔

"نہیں آپ نے غلط کہا تھا ماما،میں کبھی بھی بہادر نہیں تھا"

یہ کمرہ بہت ہی دلفریب اور شاندار محسوس ہوتا تھا،ایک نرم اور آرام دہ ماحول۔کمرے کی دیواریں ہلکے نیلے رنگ کی تھیں جو مکمل طور پر دلفریب اور خوبصورت تاثر دے رہی تھیں۔ سفید رنگ کی چھت سے منعکس ہونے والی روشنی کمرے کو بہترین انداز میں روشن کرتی ہیں۔کمرے کے مرکزی حصے میں ایک بڑی سفید مرمر کی میز مقام اور

کمرے کے ایک کونے پر ایک سفید صوفہ ہے جس کے عین سامنے ایک بڑی ایل ائی ڈی نصب تھی۔

دوسرے کونے پر ایک بڑا کھڑکی دار دروازہ ہے جو کمرے کو باہر کی طبیعت سے منسجم کرتا۔ دروازے کے زریں سفید رنگ کے فریم کے اندر سفید پردے لٹکے ہوئے تھے جو کمرے میں داخل ہونے والی روشنی کو تنہا کر دیتے تھے۔

ایک بوجھل وجود گول بیڈ پر اپنا سر دونوں ہاتھوں میں بھینکے بیٹھا تھا، لمبی اور سفید مخروطی اُنگلیاں۔وہ اس وقت سفید ہوڈی اور سیاہ جینز پہنے ہوئے تھا۔دفعتاً کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی،ایک سکون سا تھا جو اُسے محسوس ہوا،وہ آنے والے کو پہنچانتا تھا۔دروازہ کُھلتا چلا گیا اور ایک نفیس خاتون متوازن چال چلتی اندر داخل ہوئیں۔کندھوں تک آتے چھوٹے بال

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

،پیروں تک آتی سفید فراک اور شفاف چہرہ لیکن وہ آنکھیں وہ اس چہرے کے اور بھی خوبصورت بناتی تھیں، ہلکی نیلی آنکھیں۔

وہ قدم قدم چلتی بلکل اورہان کے سامنے آبیٹھیں۔ غزل نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا، ہاتھ میں لرزش تھی وہ رعشہ کی مریض تھیں۔ اپنے ہاتھ سے انہوں نے اورہان کے دونوں ہاتھ تھامے ۔اُس نے اپنا سر اُٹھایا، نظریں ماں کے چہرے پر پڑیں، آنکھوں کی ویرانی چھٹنے لگی۔ جینے کی خواہش ابھی باقی تھی۔ غزل ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ اُسے دیکھ رہی تھیں۔

اورہان ابھی کچھ بولنے کے لئے لب کھولتا ہی کہ اُس کی سماعت سے ایک آواز ٹکرائی۔ ہلکی نیلی آنکھوں میں چمک در آئی۔

کمرے کے دروازے میں ایک بلی کھڑی تھی، سفید رنگ کی، اورہان نے پہلے اپنی ماں کو دیکھا وہ اب دل کھول کر مسکرا رہی تھیں۔ اورہان فوراً بیڈ سے اُترا اور بلی کے پاس گیا بلی اورہان کی ٹانگوں سے لپٹ گئی تھی۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ یقیناً اُسے اورہان بہت پسند آیا تھا اور بھلا اورہان سے کوئی نفرت کر بھی کیسے سکتا ہے؟

غزل اُسے دیکھے گئیں۔ آخری بار اُنہوں نے کب اورہان کو ایسے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں کچھ سال قبل جب اورہان کے بابا زندہ تھے۔ وہ چلے گئے اور اورہان کی مسکراہٹ بھی لے گئے۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ اسے لے کیسے آئیں، آپ تو کیٹ الیرجک ہیں" بلی اورہان کی گود میں تھی، وہ اُس کی کمر سہلا رہا تھا۔ وہ مصنوعی مشکوک نظروں سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔

"میں نہیں لائی یہ نوح دے کر گیا ہے تمہارے لئے، اور میں ابھی بھی کیٹ الیرجک ہوں، اس کو مجھ سے دور رکھنا"۔ غزل نے اپنا سر اورہان کے کندھے پر ٹکایا، نوح کا نام سُن کر اورہان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی۔

"اورہان باہر جایا کرو، آخر کب تک گھر تک محدود رہو گے؟" لہجے میں منت تھی، پریشانی تھی۔

"باہر کی دنیا میرے لیے نہیں ہے ماما۔" اورہان نے بے اختیار نظریں چُرائی تھیں۔

بلی اب کمرے میں ٹہل رہی تھی، اُسے شاید اپنا نیا گھر بہت پسند آیا تھا۔

"لوگوں کی نظروں میں خود کے لئے تمسخر اور نفرت دیکھنا آسان نہیں ہوتا"۔ وہ کہیں سے ایک اٹھارہ سال کا بچہ نہیں لگ رہا تھا۔ غزل بس اسے دیکھ رہی تھیں وہ کب اتنا بڑا ہو گیا تھا اور انہیں پتا بھی نہیں چلا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارے بابا نے کبھی تمہیں ایسے دیکھنے کی خواہش نہیں کی تھی اورہان۔" غزل کو معلوم تھا کہ وہ کتنی بڑی بات کہہ گئی ہیں لیکن یہ ضروری تھا۔وہ وہاں رُک نہیں پائی اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔

اورہان ساکت ہو گیا، ہلکی نیلی آنکھیں پھر سے ویران ہونے لگی تھیں، داغِ فگار پھر سے تازہ ہو گیا تھا۔تیز ہوا کا جھونکا کھڑکی کھولتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔اورہان آگے بڑھا اور کھڑکی کے پٹ بند کرنے لگا۔ہاتھوں میں واضح لرزش تھی۔

ذہن کی سکرین پر بیک وقت ماضی کی بہت سی یادیں کسی فلم کی مانند چل رہی تھیں۔

آدھی رات تک اورہان جاگ رہا تھا، اپنے امتحان کی تیاری کر رہا تھا لیکن بارس صاحب بھی اُس کے ساتھ جاگ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ایک یاد

بارس گھر میں ایک بلی لائے تھے۔غزل اُنہیں ڈانٹ رہی تھی اور اورہان ہنسی دُبائے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

تمہاری ماں صرف بلی دیکھ کر مجھے اتنا ڈانٹ رہی ہے اگر غزل نے اس کے تین بچے بھی دیکھ لیے تو میں تو گیا۔" بارس اور ہان کے ساتھ سٹور روم کی طرف جا رہے تھے۔

اور ہان بلی کے بچے کی کمر سہلا رہا تھا اور بارس، اور ہان کو دیکھ رہے تھے وہ بہت پُر سکون نظر آرہا تھا۔

دفعتاً سٹور کا دروازہ چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا۔

غزل صدمے سے سٹور روم کا جائزہ لے رہی تھی۔ ہاتھ بے اختیار ماتھے پر گیا تھا۔

بارس کا تو سانس ہی رک گیا تھا۔

غزل نے ایک خونخوار نظر اپنے سامنے کھڑے بارس پر ڈالی اور وہاں سے چلی گئیں۔

انہوں نے مڑ کر اور ہان کو دیکھا جس نے محظ کندھے اُچکا دیے۔

"ایک تو تمہیں کچھ کہنے کا بھی دل نہیں کرتا کیونکہ۔۔۔"

میری آنکھیں ماما جیسی ہیں۔" اور ہان نے بارس کی بات مکمل کی۔"

دونوں بے اختیار مسکرا دیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اتنا مشکل نہیں ہے بس ماما کے لیے **سیٹرمز** سے ان کا فیورٹ آؤٹفٹ لیتے آیئے گا اور میرے لیے ایک خرگوش۔" اورہان نے پیروں کی مدد سے دروازہ کھولا اور بلیوں کو بازوؤں میں بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

بیٹا تم مجھے گھر سے نکلواؤ گے۔" بارس سے پیچھے سے آواز لگائی۔"

ایک اور یاد۔

ان دونوں کی آدھی رات کی کریوینگز نے کچن کا بُرا حال کر دیا تھا، وہ دونوں کچن کی حالت دیکھ کر قہقہہ مار کر ہنس رہے تھے۔

ایک آخری یاد۔

بارس صاحب فرنٹ سیٹ پر بیٹھے تھے اور اورہان گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ چیخوں کی آواز، ماتم کی آواز سب کچھ گُڈمڈ ہو گیا۔ یادوں کا تسلسل ٹوٹ گیا۔

ہوا کا راستہ بند ہو گیا تھا۔ اورہان کو اپنے چہرے پر نمی کا احساس ہوا۔ آنسو قطار کی مانند بہہ رہے تھے۔ اُس کی ایک غلطی نے اُس کے بابا کی جان لے لی۔ گِلٹ انسان کو کھا جاتا ہے کسی دیمک کی طرح آہستہ آہستہ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے بابا۔۔۔"اُسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

رات گئے تک اس کمرے سے سسکیوں اور ہچکیوں کی آواز آتی رہی تھی۔

اور ساری رات غزل بھی اُس کے کمرے کے باہر بیٹھی رہیں تھی۔

تیرہ جنوری،2018

صبح کی روشنی ہر سُو پھیل چکی تھی۔سورج کی پہلی کرنیں پہاڑوں کے پیچھے سے جھانک رہی تھیں۔پہاڑ برف کی سفید چادر اُوڑھے کھڑے تھے۔ناشتے کی میز پر مکمل خاموشی تھی۔اورہان کے سرخ لب اور آنکھیں اس بات کی نشاندہی کر رہے تھے کہ وہ ساری رات رویا ہے۔مائیں جان جاتی ہیں کہ ان کے بچوں کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجی ہیں یا سونے کی وجہ سے۔

اس خاموشی کو غزل کی خوبصورت آواز نے توڑا۔

"اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا کہ :اور تم مجھے ویسا ہی پاوگے جیسا میرا گُمان کروگے "یہ ہم سب پڑھتے ہیں اورہان لیکن کیا تم نے اس بات کو کبھی سمجھنے کی کوشش کی ہے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ لمحے بھر کو چپ ہو گئیں۔اورہان کو یہ خاموشی اچھی نہیں لگی،وہ چاہتا تھا کہ وہ بولتی جائیں اور وہ سُنتا جائے۔اُسے اس وقت بہت ضرورت تھی اس سب کی۔

"کیا تم جانتے ہو کہ جب حضرت موسیٰؑ کے پیچھے فوج لگی تھی،تب اللہ نے سُمندر کو کیوں دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا؟کیا تم جانتے ہو جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا گیا تو اُس آگ کو کیوں ٹھنڈا کر دیا گیا تھا؟کیا تم جانتے ہو اس نے یوسف کو کنویں میں کیوں پروان چڑھایا؟کیا تم جانتے ہو اُس نے تپتے صحرا میں ہاجرہ کو کیوں زم زم دیا؟کیا تم جانتے ہو اورہان کے اُس نے عمر کے آخری حصے میں حضرت زکریاؑ کو اولاد سے کیوں نوازا اور حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں کیوں محفوظ رکھا؟

اس سب میں صرف ایک چیز کامن تھی صرف ایک چیز اور وہ ہے "کامل یقین"۔اورہان جہاں تھا وہیں رہ گیا۔

"ان میں سے کسی نے ہمت نہیں ہاری تھی،اُن سب کو یقین تھا کہ اللہ کوئی نہ کوئی راستہ نکالے گا اور اللہ نے راستہ نکالا ان سب نے اپنے رب بھروسہ کیا اور اُسی بھروسے کی وجہ سے آگے بڑھتے گئے اور اللہ نے اُنہیں مایوس نہیں کیا اورہان۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور توکل تو یہی ہے کہ کوئی راستہ نہ ہو لیکن تم سوچو کہ اللہ بہترین کارساز ہے، وہ بنائے گا راستہ۔ جب تم اللہ سے اچھے کی اُمید رکھو گے تو وہ تمہیں کیسے نااُمید کرے گا؟ پھر اللہ ایسے راستے بنائے گا کہ جہاں سے تمہیں وہم و گمان بھی نہیں ہو گا۔"

غزل نے اپنی بات مکمل کرنے کے بعد اورہان کی طرف دیکھا۔ اپنا ہاتھ اورہان کے ہاتھ کے اوپر رکھا۔ اورہان کے حلق میں کچھ اٹکا تھا۔

اُس نے اپنی ماں کا ہاتھ تھاما اور اپنی آنکھوں تک لے گیا۔ جلتی آنکھوں کو جیسے ٹھنڈک مل تھی۔

کچھ لمحے ایسے ہی گزر گئے پھر وہ اُٹھ کھڑا ہوا، ایک مسکراتی اور نرم نگاہ اپنی ماں کے خوبصورت چہرے پر ڈالی۔

"میں کچھ دیر کے لئے باہر جا رہا ہوں فٹ بال کھیلنے، جلد آ جاؤں گا" وہ اچانک سے بہت اچھا محسوس کر رہا تھا۔

غزل کے چہرے پر مسکراہٹ آئی، وہ ناشتہ کر چکی تھیں۔ اورہان کے سر پر بوسہ دے کر وہ اندر چلی گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ حادثے انسان کو وقت سے پہلے بڑا کر دیتے ہیں۔ان کے جاتے ہی اورہان کے چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ سنجیدگی نے لے لی۔

پارک کی گھاس کچھ حد تک سفید برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔ہوا معمول سے زیادہ تیز اور ٹھنڈی تھی۔وہ گہرے سبز رنگ کی آستین تک آتی ہائی نیک اور سِکن رنگ کی پینٹ پہنے پارک میں نوح کا انتظار کر رہا تھا۔اُس کا موڈ پہلے ہی غارت ہو چکا تھا کیونکہ اس وقت تائم، نک اور کنان بھی پارک میں موجود تھے۔

ان تینوں کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اورہان وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا اور باہر کی طرف چل دیا۔

اُس کا رُخ باہر کی جانب تھا کہ کوئی بھاری چیز اُس کی پشت پر لگی اور وہ مُنہ کے بل نیچے جا گرا۔ ہونٹ ایک طرف سے پھٹ چکا تھا۔اورہان اپنے ہونٹ پر ہاتھ رکھتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔اُس کی اُنگلیوں کے پوروں پر خون تھا۔

نِک کے ہاتھوں میں ایک فٹ بال تھا وہ تینوں اورہان پر ہنس رہے تھے۔اورہان کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج میڈم کا باڈی گارڈ نہیں آیا؟اوووو دیکھو تو میڈم کو غصہ آرہا ہے" تائم نے فٹ بال اورہان کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو ڈر لگ رہا ہے۔اپنے باپ کو بُلاؤ گے ؟" کنان نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

روشنی ختم ہو چکی تھی،دن میں رات کا سا سماء تھا۔سیاہ بادلوں نے نیلے آسمان پر بسیرہ کر لیا تھا۔ ہلکی ہلکی بارش شروع ہو چکی تھی۔اورہان کچھ کہے بغیر وہاں سے چل دیا۔آج نوح نہیں آیا تھا، اُسے یہ سب اکیلے برداشت کرنا تھا اور ویسے بھی اس کا باپ مر چکا تھا جن کے باپ مر جاتے ہیں اُنہیں بہت سی اذیتیں برداشت کرنی پڑ تیں ہیں۔ ہر طرف اندھیرا پھیل چکا تھا۔اورہان ابھی پارک سے نکلا ہی تھا کہ اُسے اپنے پیچھے بائکس کی آواز آئی اس سے پہلے وہ کوئی ردِ عمل دیتا،ایک بائک اورہان کو سائیڈ سے ٹکر مارتی ہوئی چلی گئی۔اورہان لڑ کھڑاتا ہوا کیچڑ میں جا گرا۔

اورہان کو مڑ کے دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ کون ہیں۔اورہان نے اُٹھنے کی کوشش کی لیکن نہیں اُٹھ پایا اُس کی بازو بُری طرح سے زخمی ہو چکی تھی۔وہاں اُسے سننے والا کوئی نہیں تھا۔وہ مسلسل مدد کے لئے پکار رہا تھا لیکن وہاں کسی ذی روح کا نام و نشان نہیں تھا۔وہ تین گھنٹے بے سُدھ اُس سڑک پر اُوندھے مُنہ پڑا رہا۔بارش کانٹوں کی مانند اُس کے جسم پر برس رہی تھی۔اس کی ساکت آنکھیں اب بند ہو رہیں تھیں۔آنسو خشک ہو چکے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی لڑکا بھاگتا ہوا اس کے پاس آ رہا تھا، بارش کی بوچھار نے منظر دھندلا دیا تھا۔ قریب آنے پر چہرہ واضح ہوا، وہ نوح کا چہرہ تھا۔ آخر کار وہ اُسے بچانے آ گیا تھا، ہمیشہ کی طرح۔

نوح کچھ دیر اُس کا سوجا چہرہ دیکھے گیا۔ دونوں بارش میں بھیگ رہے تھے۔

نوح نے سہارا دے کر اورہان کو اُٹھایا۔ بارش تھم گئی تھی اب بس ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔

"اپنے گھر۔۔۔لے چلو" اورہان نے درد سے آنکھیں میچتے ہوئے کہا۔

نوح نے گھر پہنچ کر اُسے بیڈ پر لٹایا اور اُس کی بازو پر لگے زخموں کو صاف کرنے لگا۔

اورہان کا چہرہ ویران تھا، ہر قسم کے جذبات سے عاری۔ زخم بہت گہرا تھا لیکن اورہان کے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے۔

"تم وہاں کیسے آئے؟" اورہان کے سوال پر ایک لمحے کے لئے نوح کے ہاتھ رُکے۔

"مجھے غزل آنی نے بھیجا تھا، جب تمہیں معلوم تھا کہ میں وہاں نہیں آیا ابھی تک تو واپس کیوں نہیں چلے گئے؟" نوح کے لہجے میں واضح غصہ تھا۔

لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔

www.novelsclubb.com

"کون تھے وہ؟"نوح کی جانب سے ایک اور سوال آیا تھا۔ہاتھ اُس کے زخم پر رینگ رہے تھے

۔

"پتہ نہیں" نظریں سامنے لگی گھڑی پر تھیں جو اس وقت نو بجا رہی تھی۔

"پتہ نہیں ہے یا بتانا نہیں چاہتے؟"نوح اب فرسٹ ایڈ باکس دراز میں رکھ رہا تھا۔

"میرا باپ مر چکا ہے نوح، میرے پیچھے میرے لئے لڑنے والا کوئی نہیں ہے اور میں ماما کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا۔تم نوح، ماما کو کچھ نہیں بتاؤ گے اس بارے میں، سمجھے؟

نوح نے آئبرو اچکا کر اورہان کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "کچھ بھی؟"

کچھ تھا جو اورہان کے لہجے میں بدلا تھا۔نوح کے لئے اورہان کا یہ روپ نیا تھا وہ ٹھٹک گیا تھا۔

اورہان جانے کے لئے کھڑا ہو گیا، درد کی ایک لہر اُس کے جسم مین سرایت کر گئی۔ لیکن وہ ہمت کرتا آگے بڑھ گیا۔

رات کے دس بج رہے تھے اور اورہان ابھی تک نہیں آیا تھا۔غزل گھر کے باہر لان میں اُسکا انتظار کر رہی تھیں۔دفعتاً گھر کا مین گیٹ کھلا اور اورہان لڑکھڑاتا اندر داخل ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیچڑ میں لتھڑے کپڑے، چہرے پر زخم کے نشانات اور بازو پر لگی پٹی جس کے اوپر خون کی بوندیں واضح تھیں۔اورہان کی ایسی بکھری حالت دیکھ کر غزل کے دل پر گھونسہ لگا تھا۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں بس فٹ بال کھیلتے وقت چوٹ لگ گئی تھی مجھے، آپ نے نوح کو بھیجا تھا تو میں تھوڑی دیر کے لئے اُس کے گھر چلا گیا تھا۔"اس سے پہلے وہ کچھ بولتیں اورہان جلدی سے بول اُٹھا۔

لیکن غزل نے جیسے سُنا ہی نہیں تھا وہ اُسے ڈانٹ رہی تھیں کیونکہ وہ زخمی تھا، وہ بس جسم کے زخم دیکھ کر ڈانٹ رہی تھیں۔روح کے زخموں کا کیا؟ وہ کبھی روتی تو کبھی اُسے ڈپٹ رہی ہوتیں ۔

اورہان بس اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔کیا وہ اُنہیں بتا سکتا تھا کہ آج اُس کی روح پر کبھی نہ مندمل ہونے والے زخم لگے ہیں؟ نہیں وہ اُنہیں بے سکون نہیں کر سکتا تھا۔وہ سب جھیل لے گا لیکن ماں کی پریشانی نہیں لیکن اورہان کو نہیں معلوم تھا ایسی باتیں والدین سے نہیں چھپائی جاتیں۔

وہ کمرے میں آیا اور جائے نماز پر بیٹھ گیا۔اُسے اللہ سے باتیں کرنی تھیں۔لیکن اُس کے لبوں سے کوئی لفظ نہ نکل پایا،اُس کے لب پھڑ پھڑا رہے تھے۔اپنے پیچھے اُسے دروازہ کُھلنے کی آواز

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آئی، غزل اُس کے پیچھے بیڈ پر بیٹھ گئیں۔ وہ بے آواز رو رہا تھا۔ غزل نے اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے بولنا شروع کیا۔

"بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم اللہ کے سامنے دُعا مانگنے بیٹھتے ہیں تو نہ آنسو نکل پاتے ہیں اور نہ ہی دُعا لفظوں کی صورت میں نکل پاتے ہیں۔ بس عجیب سی کیفیت ہوتی ہے دل چیخ چیخ کر فریاد کر رہا ہوتا لیکن لبوں سے ایک لفظ نہیں نکل پاتا۔"

وہ اپنی خوبصورت آواز میں بول رہی تھیں۔ اورہان کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اُس کی ہتھیلی پر گر رہے تھے۔ وہ صرف اپنی ماں کے سامنے رویا کرتا تھا۔

"جب ہم ٹوٹا ہوا دل اللہ کے سامنے لے کر جاتے ہیں تو اللہ کوئی مدد نہیں بھیجتا بلکہ خود اُس کی کرچیاں سمیٹتے ہیں۔ تمہاری یہ خاموشی اللہ کے عرش پر شور مچا دیتی ہے۔ وہ سب سنتا ہے تب بھی جب تم نہیں کہتے اور تب بھی جب تم کہتے ہو۔ وہ دھڑکن ہے اورہان! اور وہ دھڑکنوں کی سُنتا ہے۔""

اورہان بس چہرے پر ہاتھ رکھ کر روتا گیا۔ اُس کی سسکیاں کمرے میں گونج رہیں تھیں۔ غزل بھی بے آواز رو رہی تھیں۔ انہوں نے اورہان سے نہیں پوچھا کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ اورہان اُنہیں سچ نہیں بتائے گا وہ نہیں بتائے گا کہ آج کیا ہوا تھا اُس کے ساتھ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساری رات وہ اُس کے سرہانے بیٹھی رہیں تھی اور ہان کے روکنے کے باوجود بھی اُنہوں نے رات اُس کے کمرے میں گزاری تھی۔

بیس جنوری،2018

صبح بہت بوجھل محسوس ہورہی تھی، کسی پرندے کے چہچہانے کی آواز نہیں آرہی تھی۔چرند پرند خاموش تھے۔ سرمئی بادلوں کے پیچھے سے سورج عمان کی سڑکوں میں جھانک رہا تھا۔ ۔آج اُس واقع کو چھے دن گزر چکے تھے اور آج چھے دن بعد اور ہان بارس سکول جارہا تھا۔ راہداری کو مختلف رنگوں کے چارٹس سے سجایا گیا تھا۔فیرویل کی تیاریاں شروع ہوچکی تھیں ۔اُس نے آج سفید جیکٹ اور سفید پینٹ زیب تن کی ہوئی تھی۔ہلکی نیلی آنکھیں آج بھی اُتنی ہی خوبصورت لگ رہی تھیں۔

ہمیشہ کی طرح نوح اُس کا کلاس کے دروازے کے باہر انتظار کررہا تھا۔نوح کو دیکھتے ہی اورہان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے لگا آج بھی تمہارے بغیر کلاس میں جانا پڑے گا" نوح نے اورہان کے بال بگاڑتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں مسکراتے ہوئے کلاس میں داخل ہوئے تو سامنے ہی تائم، نک اور کنان کھڑے تھے اورہان کے لئے یہ غیر متواقع تھا، اُس نے اپنی مُٹھیاں بھینچ لیں۔

نوح غصے سے آگے بڑھ رہا تھا کہ اورہان نے اُس کا بازو پکڑ کر روک لیا۔

کنان آگے بڑھا اور بلکل اورہان کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

"ہم تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتے تھے، پلیز ہمیں معاف کر دو" کنان کے لہجے میں واضح شرمندگی تھی۔

"ہاں اورہان ہمیں احساس ہے کہ ہم تینوں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ۔" نک نے اورہان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اورہان ساکت سا اُنہیں دیکھ رہا تھا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ یہ سب سچ میں اُن تینوں نے کہا ہے۔

وہ اُنہیں معاف نہیں کرنا چاہتا تھا، وہ مُنہ موڑنا چاہتا تھا لیکن اُسکی سماعت سے ایک آواز ٹکرائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور ہان بیٹے! اللہ غلطیاں معاف کرنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے" یہ اس کی ماں کی آواز تھی ۔نرم اور خوبصورت۔

اُس نے گہرا سانس لیا۔

"کوئی بات نہیں "بس وہ اتنا ہی کہہ سکا اور وہاں سے چلا گیا۔اُس کے جاتے ہی نک،تائم اور کنان نے سکون کی سانس خارج کی "آہ آج کے لئے اتنی اداکاری کافی ہے۔"

آج وہ سبز شیطانی آنکھیں پھر وہیں موجود تھیں۔اُن آنکھوں میں آج پھر تمسخر تھا اور ہان کی بربادی دیکھنے کی چاہ بھی۔

اور ہان خوش تھا کہ اب آخر کار سب ٹھیک ہو جائے گا وہ پُر امید تھا۔اُمیدیں تو پھر ٹوٹنے کے لئے ہی ہوتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

اکیس جنوری،2023

آج معمول سے زیادہ ٹھنڈ تھی اس کی وجہ ساری رات ہونے والی برف باری تھی۔اورہان اپنے کمرے میں کمبل میں دُبکا بیٹھا تھا۔وہ کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ دفعتاً باہر دروازے پر دستک ہوئی۔پیروں میں چپل آرستہ وہ کمرے سے باہر نکلا۔اُس نے دروازہ کھولا اُسے لگا وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکے گا۔سامنے وہ تینوں کھڑے تھے۔

"سوری ہمارے پاس نمبر نہیں تمہارا اس لئے ہم تمہارے گھر آ گئے تمہیں لینے کے لئے"کنان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"کہاں۔۔کہاں جانا ہے؟"اورہان نے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔ریڑھ کی ہڈی میں ایک خوف کی لہر سرایت کر گئی۔یہ سچ تھا اُسے آج بھی ان تینوں کو دیکھ کر وحشت ہوتی تھی،خوف آتا تھا۔جو ہوا تھا وہ بھلانے کے قابل نہیں تھا۔

"ہم سچ میں بہت شرمندہ ہیں اورہان،ہم مزید کچھ ایسا نہیں کرنا چاہتے جس کی وجہ سے تم ہرٹ ہو۔اس لیے آج سے ہم اپنی دوستی کا آغاز کریں گے ایک کافی کے کپ سے۔"تائم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اورہان کو کسی کو بھی "نہ" کہنا نہیں آتا تھا۔اُس کی گردن خود بخود ہی اثبات میں ہل گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اندر اپنی جیکٹ لینے آیا تھا جب اُس نے غزل کو بتایا کہ وہ کچھ دوستوں کے ساتھ باہر گھومنے جا رہا ہے۔ غزل کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا بلاخر اورہان بدل رہا تھا۔

"تمہیں کہیں بخار تو نہیں ہے؟" غزل نے ڈرامائی انداز میں اورہان کے ماتھے کو چھوتے ہوئے کہا۔

"مجھے کوئی بخار نہیں ہے اور واللہ اتنی ایکٹینگ نہ کریں۔" اورہان جیبوں میں ہاتھ آرستہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔

"اچھا چلو جاؤ اور جلدی آنا، آج تمہارا فیورٹ پاستہ بناؤں گی رات میں۔" غزل نے اورہان کو گلے لگاتے ہوئے بولا۔

وہ بس مسکرا تارہ گیا۔

www.novelsclubb.com

اس وقت اورہان نے سفید جیکٹ کے ساتھ سفید پینٹ زیب تن کی ہوئی تھی۔ اورہان اُن تینوں کے ساتھ گھر سے باہر نکلا تھا۔ بہت سے وسوسوں اور غلط اندیشوں سے اُسے آن گھیرا تھا لیکن اُسے کچھ بُرا نہیں سوچنا تھا، سب اچھا ہوگا۔ شاید اس بار زندگی اس کے حق میں ہو۔ اُس نے سر جھٹکا اور سارے اندیشوں کو پرے دھکیل دیا۔

وہ چاروں اس وقت نک کے اپارٹمنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نک ایک کافی کا گرم گرم کپ اورہان کے لئے لایا تھا لیکن جیسے ہی اورہان نے کپ پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا نک نے وہ گرم مائع اورہان کے پیروں پر اُلٹ دیا اورہان بلک اُٹھا۔

"یہ۔۔۔یہ کک کیا کر رہے ہو نک" اورہان نے ڈھیروآنسو اندر اُتارتے ہوئے کہا۔ وہ کمزور تھا وہ ان تینوں کے ساتھ لڑ نہیں سکتا تھا۔

اُس نے باری باری تینوں کا چہرہ دیکھا جو کمینی مسکراہٹ لئے اُسے دیکھ رہے تھے اور یہ وہ لمحہ تھا جب اورہان کا احساس ہوا کہ اُس نے یہاں آکر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ اس کے پیر جل رہے تھے اور فوراً آبلے بن گئے تھے لیکن اُسے اپنے جلتے پیروں کا بلکل خیال نہیں تھا۔ وہ اُٹھا اور نک کے جبرے پر ایک مکا جڑ دیا وہ اس بار اپنے ساتھ کچھ بُرا نہیں ہونے دے گا۔ ہاں! وہ ان سب کا مقابلہ کرے گا۔ نک کے مُنہ سے خون نکل رہا تھا، اُس نے بے یقینی سے اپنے ہاتھوں پر لگا سرخ خون دیکھا اور ایک نفرت بھری نگاہ سے اورہان کو دیکھا۔

اس سے پہلے نک کوئی جارحانہ ردِ عمل دیتا ایک کلک کی آواز آئی اور اپارٹمنٹ کا دروازہ کُھلتا چلا گیا۔ غالباً آنے والے کے پاس پہلے سے ہی اپارٹمنٹ کا کارڈ موجود تھا، جیسے وہ روز یہاں آتا ہو، وہ اندر داخل ہو رہا تھا۔ نوارد کی آنکھیں سبز رنگ کی تھیں، سبز شیطانی آنکھیں۔ سیاہ ہوڈ سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چہرے کو ڈھکا ہوا تھا، اندر داخل ہوتے ہی اُس نے ہوڈ اُتارا۔ چہرہ واضح ہوا۔ چہرہ شناسا تھا، یہ چہرہ کسی اپنے کا تھا، بہت اپنے کا۔

اورہان نے پیچھے مڑ کر دیکھا، نیلی آنکھیں اُن سبز آنکھوں کو پہنچانتی تھیں۔ اُسے اپنے اندر ڈھیروں سکون اُترتا ہوا محسوس ہوا۔ آنے والا شخص کوئی اور نہیں بلکہ نوح تھا، نوح یامین۔ وہ آگیا تھا آخر کار، لیکن کیا وہ اُسے بچانے آیا تھا؟۔

اورہان اُس کی جانب لپکا، نوح نے بے رحمی سے اُسے پرے دھکیل دیا اور اپنے کپڑے جھاڑنے لگا جیسے کوئی گرد لگی ہو۔ اورہان کانچ کی ٹیبل پر جا گرا، ہر جگہ کانچ بکھر گیا تھا بلکل اورہان کی ذات کی طرح۔ کانچ کا ایک ٹکڑا اورہان کی گردن میں پیوست ہو گیا تھا۔

"سنبھالو اس ڈرامے کو، مزید نہیں جھیل سکتا اسے میں۔" نوح بیزاری سے کہتا ہوا صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔

اورہان کے اندر کچھ چھناک سے ٹوٹا تھا۔ اُس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔ تائم اور کنان اُسے کالر سے پکڑ کر اُٹھا رہے تھے۔ نک نے کانچ کا ٹکڑا بے رحمی سے اُس کی گردن سے نکالا تھا، سرخ مائع دھاڑ کی مانند گردن سے بہہ نکلا۔ سفید جیکٹ سرخ مائع میں نہا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتا ہے مجھے کیا پسند ہے؟ لوگوں کے چہرے پر وحشت دیکھنا، خوف دیکھنا۔" نوح نے اورہان کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

یہ دنیا ظالم ہے، خطرناک حد تک ظالم۔

لیکن اورہان کو درد محسوس نہیں ہوا وہ برف کی طرح ٹھنڈا اور منجمد ہو گیا تھا۔ نگاہیں سامنے بیٹھے نوح پر جمی تھیں۔ جو لبوں میں سگریٹ دبائے ایک شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اُسے دیکھ رہا تھا۔ اورہان اب مزاحمت نہیں کر رہا تھا۔ وہ خود کو اُن کے حوالے کر چکا تھا۔ نوح کے اس روپ نے اُس کے جسم سے سارے طاقت نچوڑ لی تھی۔ یہ انکشاف جان لیوا تھا کہ نوح اُن تینوں کا دوست تھا اور محض اورہان کو ٹریپ کرنے کے لئے نوح نے اُس سے دوستی کی تھی۔ بارش میں اُس کا پہنچ جانا یہ کوئی اتفاق نہیں تھا یا غزل نے نہیں بھیجا تھا اُسے۔ روز کلاس کے باہر کھڑے ہو کر وہ اُسکا انتظار نہیں کرتا تھا بلکہ وہ وہاں کھڑا ہوتا تھا تا کہ اورہان کو ذلیل ہوتا دیکھ سکے، اُس کے آنسو نوح کو خوشی دیتے تھے۔ نوح کو ڈیکریفیلیا تھا۔ لوگوں کو روتا یا اداس دیکھ کر اُسے اپنے اندر سکون اُترتا محسوس ہوتا تھا۔

اورہان کو نوح اپنی زندگی کی چھاؤں لگتا تھا اور اب یہی دوست تپتے صحراء میں اُسے تنہا کر گیا تھا۔ اورہان کے جسم سے اُس کی روح کھینچ لی گئی تھی۔ گردن سے خون حد سے زیادہ بہہ گیا تھا۔ اُس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔ نوح اور کنان اُس پر حاوی ہو رہے تھے یہ آنکھیں بند ہونے سے پہلے آخری منظر تھا جو اُس نے دیکھا تھا۔

اندھیرا ہر طرف اپنے سائے پھیلا چکا تھا، ہر طرف خاموشی گھر کئے ہوئے تھی۔

غزل لاؤنج میں ادھر اُدھر چکر کاٹ رہیں تھیں اور ہان ابھی تک نہیں لوٹا تھا۔ اُن کے فون کی گھنٹی بجی انہوں نے فوراً فون اُٹھایا۔ ہسپتال سے فون تھا، ایک سڑک کے کنارے اورہان بہت بری حالت میں ملا تھا۔ غزل کے ہاتھ سے فون کہیں نیچے گر گیا تھا، ہاتھ بے ساختہ دل کے مقام پر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہسپتال بہت سرد ہوتے ہیں اور خوفناک بھی۔ وہاں کی خاموشی دل دہلا دینے والی تھی۔ غزل دیوانہ وار ہسپتال کی راہداری میں بھاگ رہیں تھیں۔ اُس کے سامنے ایک سٹریچر پر اورہان کو آئی سی یو لے کے جایا جا رہا تھا۔ یہ چہرہ، یہ چہرہ اورہان کا نہیں تھا۔ وہ یقین نہیں کرنا چاہتی تھیں کہ یہ زخموں سے چُور چہرہ اورہان کا ہے۔ وہ اُس کے چہرے کو چھونا چاہتیں تھیں لیکن ہاتھ ہوا میں ہی مُعلق رہ گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

غزل کی حالت ایسی تھی جیسے سب کچھ لُٹ گیا ہو۔اُن کی آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہہ رہے تھے۔

انہیں اب انتظار کرنا تھا اور انتظار بہت جان لیوا ہوتا ہے۔

وہ بینچ پر بیٹھ گئیں۔دوپٹے کو حجاب کی صورت میں سر پر لے لیا تھا۔

"یااللہ! میرا بچہ اُسے اس اذیت سے مت گزار" ہچکیوں کے درمیان وہ بس یہ بول سکیں۔

اُن کی سرخ آنکھیں آئی سی یو کے دروازے پر جمی تھیں۔دفعتاً دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آیا۔

غزل تیزی سے اُٹھ کر ڈاکٹر کے پاس گئیں۔

آواز حلق میں کہیں پھنس گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرا۔۔۔بیٹا" کہہ سکیں تو بس یہ کہ میرا بیٹا۔لفظ حلق میں دم توڑ چکے تھے۔

ڈاکٹر کچھ بول رہا تھا۔اُس کے ہر لفظ کے ساتھ غزل کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی ہر لفظ ایک تیر کی مانند دل پر لگا تھا۔وہ بس بے یقینی اور خوف سے ڈاکٹر کو دیکھ رہیں تھیں۔

ڈاکٹر ابھی بھی کچھ کہہ رہا تھا شاید اورہان کی نئی زندگی کی نوید سُنا رہا تھا۔ لیکن غزل نے یہ نہیں سُنا تھا وہ وہاں ٹھنڈی راہداری پر ڈھ گئی تھیں۔ اُنہیں بس یہ یاد تھا کہ "اورہان بارس کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔"

"اورہان بارس کو بُری طرح زدوکوب کیا گیا تھا"

اُس ٹھنڈی راہداری میں اب صرف ایک آواز گونج رہی تھی۔ غزل کی سسکیوں کی آواز۔ وہ آج تک کبھی ایسے نہیں روئی تھیں جیسے اُس دن ہسپتال کے اُس ٹھنڈے فرش پر بیٹھ کر روئی تھیں ۔

---

www.novelsclubb.com

ایک وحشت ناک رات کا اختتام ہو گیا تھا۔ اندھیرا چھٹ چکا تھا، سورج اپنی روشنی پھیلانے کے لئے کوشاں تھا۔ ہسپتال کی راہداری میں اب خاموشی نہیں تھی، اُس راہداری میں مختلف آوازیں گونج رہیں تھیں۔ لیکن کچھ وقت کے لئے اگر اُن سب آوازوں کو ان سُنا کر کے صرف ایک آواز کو سُنیں۔۔۔ کسی کی سسکیوں کی آواز۔۔ کیا تم سُن سکتے ہو؟ جب روح کو جسم سے کھینچ کے نکالا جاتا ہے تو کیسی آواز آتی ہے؟

غزل کو وقت کے سارے حساب کتاب بھول چکے تھے۔وہ کب سے وہاں بیٹھیں تھیں، کب سے رو رہیں تھیں کچھ معلوم نہیں تھا۔چہرے پر حزن تھا، ملال تھا، کیا تھا اگر وہ اورہان کو نہ جانے دیتیں؟پچھتاوے انسان کو کھا جاتے ہیں۔

دیوار کا سہارا لے کر وہ اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ٹانگیں شل تھیں، لیکن اُنہیں ہمت کرنی تھی۔قدم قدم چلتی وہ ایک وارڈ میں داخل ہوئیں۔آہستگی سے دروازہ کھولا، سامنے وہ لیٹا تھا بے شمار پٹیوں میں جکڑا ہوا، وہ اورہان نہیں ہو سکتا۔لیکن اندر لیٹے وجود کو کسی کے آنے کا احساس نہیں ہوا حالانکہ وہ تو خوشبو سے ہی اپنی ماں کو پہچان لیتا تھا۔اس کی ساری حسیات مر چکی تھیں۔کیا صرف حسیات؟کیا وہ وجود زندہ تھا؟

وہ بیڈ کے پاس ایک کرسی پر بیٹھ گئیں۔مختلف مشینیں اُس کا وجود لپیٹے ہوئیں تھیں۔
اورہان کی آنکھیں چھت کو تک رہیں تھیں۔نیلی آنکھوں میں جینے کی خواہش ختم ہو چکی تھی۔
چہرہ زخموں سے چُور تھا۔غزل کی نظریں چہرے سے ہوتی ہوئیں گردن کے زخم پر ٹھہر گئیں۔
گردن کے زخم پر چھے ٹانکوں سے سیا گیا تھا۔غزل کا دل ایسے ہوا جیسے کسی نے بے دردی سے کچل دیا ہو۔

"اورہان" غزل نے اپنا رعشہ زدہ ہاتھ اورہان کے ہاتھ کے اوپر رکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اورہان کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ اورہان سے زیادہ خود کو تسلی دے رہیں تھیں۔

"کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔" اُس کی بھاری آواز لمحے بھر کو کمرے میں گونجی اور پھر سے سناٹا چھاہ گیا۔

"وہ چاروں اس وقت پولیس ہراست میں ہے، سب ٹھیک ہو جائے گا۔" غزل نے اورہان کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا، وہ اُسے یقین دلانا چاہتی تھیں۔ آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

"میں تو مر گیا نا۔ وہ میری آزادی کا گلہ دُبا کر قید ہوئے ہیں۔" اور یہ پہلی دفعہ تھا کہ اورہان نے غزل کی آنکھوں میں براہِ راست دیکھ کر کچھ کہا تھا۔

غزل لمحے بھر کو ساکت ہو گئیں۔ اُن آنکھوں میں کیا نہیں تھا؟ بکھرے خوابوں کی کرچیاں، بکھری ذات کی کرچیاں۔ غزل کو محسوس ہوا کہ وہ ساری عمر بھی یہ کرچیاں نہیں سمیٹ پائیں گی۔ اورہان کی روح تار تار ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اورہان اب گردن سیدھی کئے چھت کو تک رہا تھا۔ غزل کمرے سے باہر آگئیں، بے اختیار ہاتھ دل کے مقام پر گیا تھا۔ نیلی آنکھوں سے آنسو بہہ کر ہوا میں کہیں تحلیل ہو گیا تھا۔ کیا تھا وہ اگر اُسے نہ جانے دیتیں؟

اور اندر لیٹے اورہان بارس نے سوچا تھا کہ کیا تھا اگر وہ نہ جاتا؟ کوئی مرنا نہیں چاہتا لیکن زندگی کی تلخیاں انسان کو مار دیتی ہیں۔

وقت ایک طاقتور مرہم ہے، وقت ہر زخم کو بھرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن کچھ زخم وقت کے ساتھ بھی نہیں بھرتے اور پھر وہ زخم داغِ فگار کہلاتے ہیں۔

----

www.novelsclubb.com-------------

25 دن بعد

عمان پر اُترنے والی صبح آج بے رونق تھی، سکون سے خالی یا پھر یہ محظ دیکھنے والے کی نظر پر منحصر کرتا ہے اورہان اپنے کمرے کی کھڑکی سے آسمان کو تک رہا تھا اُس کے لئے یہ بے رونق ہی تھا۔ اورہان کو ہسپتال سے گھر آئے ہوئے دو ہفتے ہو گئے تھے۔ وہ زیادہ دیر کمرے میں ہی رہتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس وقت وہ اپنی شیلف کے قریب کھڑا کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔اچانک کسی نے اس کے ہاتھ سے کتاب اُچک لی۔

"ماما آپ کب آئیں مجھے آپ کی موجودگی کا علم ہی نہیں ہوا۔"اورہان نے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے کہا جواب اس کی ترتیب شدہ بُک شیلف کو دوبارہ ترتیب دے رہیں تھیں۔

"تمہیں پتا ہے اورہان جب تمہارے بابا ہمیں چھوڑ کر گئے تھے تب اس غم سے نکلنا سب سے مشکل کام تھا، مجھے اپنی زندگی مکڑی کے جالے کی طرح لگتی تھی۔ عنکبوت۔"

اورہان سمیت کمرے کی ہر شےء کان بن گئی تھی۔

"میں اُس غم سے اُس دُکھ سے خود نکلی تھی۔آج بھی بارس اُتنے ہی یاد آتے ہیں، آج بھی دل میں ایک کسک ہے۔ لیکن تم تھے میرے پاس، مجھے تمہارے لئے نکلنا تھا اُس غم سے اور میں نکلی۔ کیا تم نہیں نکل سکتے اس تکلیف سے؟"غزل نے ایک بار بھی اورہان کی آنکھوں میں نہیں دیکھا تھا۔"آج بھی اورہان کی ویران آنکھیں غزل کے دل کی دنیا ہلا کر رکھ دیتیں تھیں۔

اورہان کی نظریں اپنی ماں کے رعشہ زدہ ہاتھوں پر تھی لیکن وہ کچھ زیادہ ہی کانپ رہے تھے۔ کیا ماں کا مرض بڑھ رہا تھا اور اُسے خبر نہیں تھی؟ وہ اُسے بہت کمزور بھی لگ رہیں تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ بہت کمزور ہو گئی ہیں ماما، میں نے آپ کو وقت سے پہلے ہی بوڑھا کر دیا ہے نا؟" اورہان نے غزل کا رعشے زدہ ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

نیلی آنکھوں میں پچھتاوا تھا۔اعتماد کرنے کا پچھتاوا، اُس دن وہاں جانے کا پچھتاوا، اپنی ماں کو تکلیف دینے کا پچھتاوا اور پچھتاوے تو انسان کو کھا جاتے ہیں۔

"لیکن ابھی کل ہی میری دوست کہہ رہی تھی کہ میں اورہان کی بڑی بہن لگتی ہوں۔" غزل نے مسکراہٹ دُبا کر کہا۔

اورہان نے مسکراتے ہوئے اپنی ماں کو اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیا اور ٹھوڑی اُن کے سر پر ٹکا دی۔

"مجھے تھوڑا سا وقت دیں ماما، میں سب ٹھیک کر دوں گا۔مجھے تھوڑا وقت درکار ہے، اس تکلیف سے نکلنے کے لئے۔" غزل بے آواز رو رہی تھیں، اورہان اب رویا نہیں کرتا تھا، کچھ حادثے انسان کے آنسو خشک کر دیتے ہیں۔

"آپ کے آنسو مجھے باقی سب تکلیفوں سے زیادہ تکلیف دیتے ہیں۔مت رویا کریں۔" اورہان نے بہت نرمی سے اپنی ماں کو خود سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پاستا بنایا ہے تمہارے لئے جلدی سے فریش ہو کر آؤ۔" غزل نے اورہان کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

غزل کمرے سے جا چکی تھیں۔ صبر آتے آتے بہت وقت لگتا ہے۔ آج پچیس دن بعد اورہان بارس خود کو آئینے میں دیکھ رہا تھا۔

آئینے کو سیاہ کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے وہ سیاہ کپڑا اہٹایا، بہت سی گرد ہوا میں شامل ہو گئی تھی۔ دراز قامت، بے خوابی کے باعث سُرخ آنکھیں، چہرے کا سفید رنگ اب زرد معلوم ہو رہا تھا البتہ چہرے کے زخم مندمل ہو چکے تھے لیکن روح کے زخم؟ روح پر لگے زخم مندمل نہیں ہوتے وہ داغِ فگار بن جاتے ہیں۔

چہرے سے ہوتے ہوئے اُس کی آنکھیں گردن کے زخم پر آرُکیں۔ اُس کی اُنگلیاں گردن کے دو انچ لمبے زخم پر رینگ رہی تھیں۔ اس کے ذہن کی سکرین پر کچھ ہیبت ناک یادیں اُبھریں۔

اورہان نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ ہٹایا اور گردن کے گرد ایک گہرا نیلا مفلر لپیٹ لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کا اندھیرا ہر سُو اپنے گہرے سائے پھیلا چکا تھا۔رات کے اس پہر جب ہر ذی روح اپنے بستر پر لیٹا خوابِ خرگوش کے مزے لے رہا تھا وہ اپنے کمرے میں ادھر اُدھر چکر کاٹ رہا تھا۔وہ بے سکون نظر آتا تھا۔اورہان اپنے دائیں ہاتھ سے مسلسل اپنا سینا مسل رہا تھا جیسے بہت تکلیف ہو رہی ہو، وہ پسینے میں نہایا ہوا تھا۔اُس نے سلیپنگ سوٹ کے اُوپری دو بٹن کھول دیے۔سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔اُس کی روح سسکیاں لے رہی تھی۔

وہ بے چینی سے چلتا ہوا اپنے سٹڈی ٹیبل پر آ رُکا،اس کی نظر ٹیبل پر پڑے سفید کاغذ پر پڑی۔اُس کی ماں نے کہا تھا کہ اللہ سے باتیں کرنا دل کو سکون دیتا ہے۔

اورہان نے قلم اُٹھایا۔

"کہاں سے شروع کروں؟ میں تھک گیا ہوں۔میں کیا کروں، میں کہاں جاؤں۔یہ بے خوابی یہ بے سکونی، یہ بہت خوفناک ہے۔مجھے خوف آتا ہے۔وہ آوازیں، وہ مکروہ چہرے میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔آپ تو دلوں کے حال سے واقف ہیں اللہ! آپ تو اُس اذیت کو جانتے ہیں جس سے میں گزر رہا ہوں۔اس اذیت کو ختم کرنے میں میری مدد کریں۔ماما نے کہا تھا کہ آپ دھڑکن ہیں اور دھڑکنوں کی سُنتے ہیں۔میری بھی سُن لیں اور اس تکلیف کو ختم کر دیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کانپتے ہاتھوں کے ساتھ لکھتا ہی چلا گیا۔ آنکھیں آج خشک نہیں تھیں، وہ اللہ کے سامنے رو رہا تھا، اپنی صحتیابی کے لئے۔ آنسو ٹپ ٹپ کاغذ پر گر رہے تھے۔ وہ جیسے جیسے اپنے دل کا حال لفظوں کی صورت میں کاغذ پر اُتار رہا تھا، وہ اچھا محسوس کر رہا تھا۔ وہ خدا سے بات کر رہا تھا۔

"کچھ آزمائیشیں اتنی طویل ہوتی ہیں کہ انسان کو توڑ کر رکھ دیتی ہیں۔ سب کہتے ہیں کہ ہمت کرو، مضبوط بنو لیکن یہ ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ مجھے تھام لیں اللہ! میں منتظر ہوں۔ میں خالی ہو گیا ہوں۔"

رات ڈھلتی گئی۔ آج اورہان نے ہیلینگ پراسس کی طرف ایک قدم بڑھایا تھا، صحتیابی کا عمل کٹھن ہوتا ہے۔ یہاں زخم کہانی بن جاتے ہیں اور ہر آنسو ایک طاقت کی قلمبازی۔ اور پھر جو لوگ خود سے عہد کر لیں وہ کیسے ٹھیک نہیں ہوتے؟

روشنی کی تلاش میں دُکھ کو محسوس کرنا، اندھیرے کو محسوس کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ اورہان کے آنسو پچھلے دُکھوں کو دھو رہے تھے۔ سارا کرب آنسوؤں کی صورت بہہ نکلا تھا۔ وہ قدرے بہتر محسوس کر رہا تھا۔ اُس نے اپنے اس خط کو جو اُس نے اللہ کو لکھا تھا، تہہ کیا اور ایک کتاب میں رکھ کر الماری میں محفوظ کر لیا۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صبح کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔وہ جائے نماز پر بیٹھا دونوں ہاتھ اُٹھائے دُعا مانگ رہا تھا۔آج اُس کے پاس مانگنے کو بہت کچھ تھا،وہ خاموش نہیں تھا۔اُس کے لب مسلسل حرکت کر رہے تھے۔وہ پُر سکون چہرہ لئے دُعا مانگ رہا تھا۔

غزل نے ابھی لاؤنج میں قدم رکھا ہی تھا کہ ششدر رہ گئی تھیں۔اورہان سفید ایپرن باندھے ناشتہ بنا رہا تھا۔کچن کاؤنٹر پر رکھی پلیٹس میں وہ مختلف قسم کے لوازمات سجا کر رکھ رہا تھا۔سیاہ آستینوں تک آتی ہائی نیک اور سرمئی رنگ کی پینٹ،وہ بہت فریش لگ رہا تھا۔

"ٹولیٹ مام۔"افسوس سے سر دائیں بائیں ہلایا اور کلائی پر بندھی ہوئی سیاہ ڈیجیٹل واچ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ناشتہ تم نے بنایا ہے؟"وہ زیادہ بے یقین تھیں یا زیادہ خوش وہ اندازہ نہیں کر پائی۔

"آپ کے لئے۔"اورہان نے غزل کے لئے کرسی کھینچی اور کندھوں سے تھام کر کرسی پر بٹھایا

۔

"یہ آپ کا شوکنگ ریایکشن مجھے بہت پسند آیا،اب جلدی سے کھانا شروع کریں ورنہ آپ مجھے جم کے پہلے دن ہی لیٹ کروادیں گی۔"اورہان نے بریڈ پر بٹر لگاتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم جم جوائن کر رہے ہو۔" غزل کے دل سے منوں بوجھ اُتر گیا تھا۔

"آپ یہ پوچھیں کہ اورہان بیٹا کیا جوائن نہیں کر رہے؟ کیونکہ میں نئے سیشن سے کالج بھی جوائن کر رہا ہوں۔" اورہان نے ایک گلاس میں غزل کے لئے فریش جوس اُنڈیلا۔

"میں بہت خوش ہوں۔" آنکھوں میں تیرتی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا۔

"نہیں مام! آپ بے یقین زیادہ ہیں۔" اورہان نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

دونوں مسکرا رہے تھے۔ زندگی نے نیا رُخ لیا تھا اور یہ حسین تھا۔

____

گاڑی پارک کرنے کے بعد اس کا رُخ جم کی جانب تھا۔ وہ اس وقت سیاہ جوگرز، سیاہ ٹراؤزر اور ہم رنگ سیاہ آدھی آستینوں والی ٹی شرٹ پہنے ہوا تھا، سورج کی شعاوں میں اُس کی نیلی آنکھیں سمندر کی لہروں کی سی لگ رہیں تھیں۔ گردن کا زخم واضح تھا لیکن اب وہ چھپاتا نہیں تھا۔ وہ اس کی ذات کا حصہ بن چکا تھا۔

جم کا ماحول خاصا خوشگوار تھا۔ رنگین لائٹس، دھوپ کی شعاعوں کی چمک، اور محنت کی خوشبو۔

www.novelsclubb.com

جم میں مختلف آلات اور مشینوں کا سیلاب تھا، جیسے کہ بینچ پریس، ٹریڈ مل، اور کارڈیو مشین۔ وہ اپنی رجسٹریشن کروانے کے بعد ٹریڈ مل کی طرف آیا، ٹریڈ مل کی سپیڈ اور تیج پر سیٹ کر کے اب وہ ورزش کرنے میں مصروف تھا۔

یک دم مخالف سمت سے آتا ہوا شور اورہان کی سماعتوں سے ٹکرایا۔ کسی کے قہقہوں کی آواز۔ اُس نے نظریں موڑ کر دیکھا، سٹیشنری بائیک کے ارد گرد چار پانچ لڑکے کھڑے تھے اور بائیک پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔ سرمئی آنکھوں والا لڑکا۔ چہرہ ایسا کہ دوبارہ دیکھنے کی خواہش کیسے نہ پیدا ہو؟ اس کی آنکھوں میں ایک اندرونی روشنی تھی۔ اُس نے سیاہ ٹراؤزر اور سفید بغیر آستینوں والی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ گردن میں ہیڈ فون لٹک رہا تھا، چہرے پر زندگی کو بھرپور طریقے سے جینے کی رمق تھی۔ "مصطفیٰ بُلنت" وہ جو سب کو اپنی اُنگلیوں پر نچانے کا ہنر رکھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اورہان پھر سے ورزش کرنے میں مصروف ہو چکا تھا۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ کسی نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اورہان نے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا لیکن جیسے ہی اُس نے آگے دیکھا اُس کا دل دھک کر رہ گیا سامنے وہی سرمئی آنکھوں والا لڑکا کھڑا تھا۔ مصطفیٰ اس وقت بھرپور دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے اورہان کو دیکھ رہا تھا۔ اورہان نے ٹریڈ مل کی سپیڈ کم کر دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم اس ٹارچر سیل میرا مطلب ہے جم میں نئے آئے ہو؟" مصطفیٰ اب اورہان کی ساتھ والی ٹریڈمل پر کھڑا اپنے لئے سپیڈ سیٹ کررہا تھا۔

دونوں ٹریڈمل پر دھیمی رفتار سے ورزش کررہے تھے۔

"پہلا دن ہے آج۔" اورہان نے پھولی ہوئی سانوں کے درمیان جواب دیا۔

"میرا نام مصطفیٰ ہے لیکن پتا نہیں سب لوگ مجھے آفت کیوں کہتے ہیں۔" مصطفیٰ نے افسوس سے دائیں بائیں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام اورہان ہے۔" اورہان نے ٹریڈمل آف کرتے ہوئے کہا۔ آج کے لئے اتنا کافی تھا۔

"تم ہمیشہ ایسے ایک دو لفظوں میں بات کرتے ہو یا میرے لئے سپیشل آفر ہے؟" مصطفیٰ نے ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ وہ اب اورہان کو دیکھ رہا تھا جو تولیے سے پسینہ صاف کررہا تھا غالباً وہ جانے کے لئے تیار تھا۔

"تمہارے لئے سپیشل آفر ہے۔" اورہان نے پاس ہی لگی کی ریک سے گاڑی کی چابی اُٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

مصطفیٰ کا قہقہہ بے ساختہ تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کل ملتے ہیں دوست۔" اورہان کی پشت دیکھتے ہوئے اُس نے اونچی آواز میں کہا۔

کانفیڈینس ہو تو مصطفٰی جیسا" دوست "سیریسلی؟

مصطفٰی اپنی آنکھوں سے لوگوں کے اندر تک جھانکنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔وہ ہلکی نیلی آنکھیں بہت اُداس لگیں تھیں اُسے۔ مصطفٰی نے ایسی خاموش نیلی آنکھیں پہلے کہیں نہیں دیکھیں تھیں ۔اُس کی نظروں کے سامنے اس وقت صرف ایک ہلکا سُرخ رنگ کا زخم تھا۔اورہان کی گردن پر لگا زخم،وہ دیکھ چکا تھا۔ مصطفٰی بُلنت،اورہان بارس سے اگلی ملاقات کے لئے بہت ایکسائیڈڈ تھا ۔

آن مشن!انٹرسٹنگ بندہ ہے یار۔""

اور گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اورہان کے چہرے پر بیزاری تھی۔

"اُمید ہے کہ دوبارہ تم سے ملاقات نہیں ہوگی۔آفت!" اورہان نے لمبی سانس خارج کی۔

وہ دوبارہ کسی پر اعتماد نہیں کرنا چاہتا تھا،بھول کہ بھی نہیں۔اُسے اب سب سے دور رہنا تھا۔وہ کسی سے بات نہیں کرے گا،وہ اب دوست بھی نہیں بنائے گا،ہاں بلکل ایسے ہی۔ٹوٹی ہوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوستیاں کسی بھی زندہ انسان کو اندر ہی اندر مار دینے کی صلاحیت رکھتیں ہیں۔ صبر آتے آتے ہی آتا ہے اور جب صبر آجائے تو شکر بھی ساتھ آتا ہے۔

صبح کی روشنی دھیرے دھیرے پھیل رہی تھی۔ سورج کی پہلی کرنیں آسمان کو ہلکے نارنجی اور گلابی رنگوں سے سجا رہی تھیں۔ گھاس پر ہلکی دھند پھیلی ہوئی تھی، جو سورج کی روشنی سے مدھم ہو رہی تھیں۔ ایک نئی زندگی کے نئے پر سکون دن کا آغاز۔

سفید ہائی نیک کے اوپر سیاہ بومبر جیکٹ اور سیاہ پینٹ پہنے وہ گردن اوپر کیئے کالج کی عمارت کو تک رہا تھا۔ وہ پہلے سے زیادہ مضبوط دکھائی دے رہا تھا شاید یہ مسلسل جم جانے کی وجہ سے تھا۔ لیکن دل میں خوف تھا جسے وہ مسلسل دُبا رہا تھا۔

"کیا میں اس جگہ کے لیے تیار ہوں؟" لمبی سانس خارج کرتے ہوئے دل سے سوال کیا تھا۔ لیکن کیا دل بھی آج تک کسی کا معاون ثابت ہوا ہے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آس پاس کے ہجوم کو نظر انداز کر کے اورہان اپنے قدموں کو کالج کی طرف بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر اس کے قدم ابھی بھی دھیمے تھے، چہرے پر اضطراب تھا۔ پہلا قدم ہمیشہ کٹھن ہوتا ہے چاہے وہ کچھ شروع کرنے کے لئے اُٹھانا ہو یا کچھ ختم کرنے کے لئے۔

کلاس کے باہر کھڑے ہو کر اُس نے گہری سانس لی، ہاتھوں کو مُٹھی کی صورت میں بھینچ لیا۔

کلاس میں داخل ہوتے ہی جو پہلا منظر اورہان نے دیکھا تھا، وہ منظر اُس کا دماغ بھک سے اُڑا چکا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جس آفت سے پیچھا چھڑوانے کے لئے اُس نے کوچ سے کہہ کر جم کی ٹائمنگ بدلی تھی وہ آفت اُسے اپنے کالج کے پہلے دن ہی دیکھنے کو مل جائے گی۔

لڑکوں کے ہجوم کے بیچ و بیچ وہ ایک ڈیسک پر بیٹھا تھا بھورے رنگ کی ٹی شرٹ ہم رنگ پفر جیکٹ اور بیج رنگ کی پینٹ پہنے وہ سب کی نگاہوں کا مرکز تھا۔ سرمئی آنکھوں والا لڑکا۔ وہ جو اپنی آنکھوں سے دوسروں کی آنکھیں پڑھ لیتا تھا۔ وہ جو اورہان بارس کی خاموش اور خالی آنکھیں پڑھ چکا تھا۔ مصطفیٰ آج معمول سے زیادہ خوش لگ رہا تھا۔ اگر تم غور سے دیکھو تو اُس کے ہاتھوں میں آوارڈ نُما کوئی شے ء تھی جس کے اوپر ایک ہلکی سنہری بائیک بنی ہوئی تھی، بائیک کے کلچ کے اوپر ایک بلکل چھوٹا سا سیاہ ہیلمٹ بنا ہوا تھا۔ آوارڈ کی بیس پر ایک سطر کنندہ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

“The road is his kingdom, and he reigns supreme!”

“The best biker boy”

اس کی سیاہ چمکدار بائیک اور شاندار ڈرائیونگ اسے سڑکوں پر نظر کا مرکز بناتی ہے۔ مصطفیٰ کی مہارت اور بے خوفی اسے ہر ریس میں ممتاز کرتی ہے۔ اس کا دل دھڑکتا ہے جب وہ اپنی بائیک پر سوار ہوتا ہے۔ اس کے لیے بائیک نہ صرف ایک سواری ہے بلکہ اس کی زندگی کا حصہ ہے۔

اورہان اُسے نظرانداز کرتا ہوا اپنی سیٹ کی جانب بڑھ گیا لیکن اس سے پہلے وہ آگے بڑھتا مصطفیٰ ڈیسک سے چھلانگ مارتا ہوا اُس کے آگے آ کھڑا ہوا۔ اورہان نے بے اختیار آنکھیں میچیں تھیں۔

"مِسڈ می ؟" چمکتی سرمئی آنکھوں نے نیلی انکھوں میں چمک دیکھنے کی کوشش کی۔

"نوپ" نیلی آنکھیں کسی بھی چمک سے خالی تھیں۔

"واہ، دیکھو ہم پھر مل گئے! سیم کالج، سیم کلاس۔" مصطفیٰ نے بند مُٹھی اورہان کی طرف بڑھائی جسے اورہان نے سرے سے ہی اگنور کر دیا۔

کوئی اتنا کھڑوس کیسے ہو سکتا ہے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مصطفٰی بُلنت کو اورہان بارس کے ہیلنگ پراسس میں سب سے نمایاں کردار ادا کرنا تھا ایسا کردار جو اورہان کے روح پر لگے داغِ فگار مٹاتے مٹاتے اپنی روح زخمی کر بیٹھے گا۔

اورہان کو مصطفٰی سے نفرت نہیں تھی یہ بس احتیاط تھی جو وہ کر رہا تھا۔

"کیفے چلو گے ؟"اورہان کے چہرے پر صاف لکھا تھا کہ "اپنی شکل غائب کرو یہاں سے۔"لیکن سوڈھیٹ مریں ہوں گے تب جا کر مصطفٰی پیدا ہوا ہو گا۔

"مجھے کلاس لینی ہے۔"اورہان نے سیٹ پر بیگ رکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تو ہو چکی ہے تمہارے آنے سے پہلے۔"مصطفٰی نے خالی کلاس کی جانب اشارہ کیا جہاں اب اکادکا بچے رہ گئے تھے۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اورہان، مصطفٰی کے ساتھ کیفے کی طرف چل دیا۔مزید بہانے بنانا بے کار تھا ،کیونکہ سامنے مصطفٰی تھا،مہاڈھیٹ۔

کافے ٹیریا بہت وسیع تھا اس کی دیواریں ہلکے رنگوں سے پینٹ کی گئی تھیں۔ایک جانب بڑے شیشے کے کھڑکیاں تھیں جس سے دن کی روشنی کیفے کے اندر داخل ہو رہی تھی۔کافے ٹیریا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے مرکز میں کئی لکڑی کی میزیں اور کرسیاں تھیں۔بھوری میزوں پر صاف ستھری میز پوشیاں بچھی ہوئی تھیں۔ہر میز کے وسط میں ایک چھوٹا سا پھولوں کا گلدان رکھا گیا تھا۔

وہ دونوں ایک ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے۔

"کیا لوگے تم؟"مصطفیٰ نے ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

"بلیک کافی۔"دو لفظی جواب ہونہہ۔

مجھے لگا تم کہو گے کچھ نہیں، خیر میں لے کے آتا ہوں۔""

اورہان نے جبڑے پر جبڑا جمایا جیسے بہت ضبط کر رہا ہو۔

"آفت۔ہونہہ"

مصطفیٰ کافی کاؤنٹر پر پڑی بیل پر ہاتھ رکھ کر بھول گیا تھا۔

مصطفییٰ۔۔۔"ایک لڑکی چیختے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بھاگی آئی۔

"آگئی ہوں میں اب تو ہاتھ ہٹالو۔"ہلکی بھوری آنکھوں والی لڑکی نے پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیج رنگ کی ٹخنوں تک آتی فراک اور بھورے رنگ کے حجاب میں وہ سادہ اور خوبصورت لگ رہی تھی۔چہرے کسی بھی آرائش سے پاک تھا۔" جیسمین سید ک" وہ ایک معالج تھی جو روح پر لگے داغوں کو مٹانا جانتی تھی۔

"ویسے جیسمین اگر میرا باپ تمہارے باپ جتنا امیر ہوتا تو میں اس وقت ایک شوروم میں اپنی ڈریم بائیک لے رہا ہوتا نا کہ لوگوں کے آرڈرز۔" مصطفیٰ کا پسندیدہ کام کیا ہے؟ اپنی بچپن کی دوست جیسمین کو انوئے کرنا۔

"نہ تمہارا باپ امیر ہے اور نہ تم اس وقت ڈریم شوروم میں ڈریم بائیک خرید رہے ہو تو پلیز بکو کہ آج کس لڑکی کو لے کر آئے ہو تم مصطفیٰ؟" چہرے پر دھکے کی مسکراہٹ سجا کر پوچھا تھا۔

"توبہ کرو نور! اتنے شریف، ہینڈسم، اچھے اور ہاٹ دوست کو ایسا ویسا سمجھتی ہو؟ مصطفیٰ اور اُس کے جھوٹ۔

مصطفیٰ، جیسمین کو بچپن سے "نور" کہہ کر بلاتا تھا اور آف کورس جیسمین کو کوئی اور اس نام سے نہیں پکار سکتا تھا۔

"توبہ تم کرو ایک سانس میں کون اتنے جھوٹ بولتا ہے؟" وہ بھی مصطفیٰ کی دوست تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو شریف نہ سہی ہاٹ تو ہوں نا۔" آج تو وہ منوا کر رہے گا۔

"ہاٹ کا "ایچ" بھی نہیں ہو۔" منوا کے دکھائے ہونہہ۔

"باقی کا اوٹی سہی۔" چہرے پر تپا دینے والی مسکراہٹ تھی۔

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ ہنس دی۔ کیا کوئی اُسے بتائے گا کہ اُس کی مسکراہٹ کسی کا بھی دل روک سکتی تھی۔

مصطفیٰ اب کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔

"شکر کتنی چاہیئے؟"

"اوپس یہ تو پوچھا ہی نہیں اورہان سے، ویٹ۔"

www.novelsclubb.com

ہلکی بھوری آنکھوں نے مصطفیٰ کا پیچھا کیا، ہلکی نیلی آنکھوں پر نظر ٹھہری، نظروں کا زاویہ فوراً بدل لیا وہ اب کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

"بلیک کافی، بغیر شکر کے۔" مصطفیٰ نے کاؤنٹر پر آکر بیل بجائی۔

"بلیو آئز! یہ کون ہے؟" جیسمین نے کافی کپ پر اورہان کا نام لکھتے ہوئے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جم میں ملاقات ہوئی تھی اس سے اور آج کالج میں۔ چالو ہے میرے سے لیکن نور اُس کی خاموش آنکھیں ایک کہانی سُناتی ہیں مجھے، میں انتظار کر رہا ہوں کہ کب سُنائے گا مجھے وہ کہانی۔ جب تک کسی کو نہیں سُنائے گا ہیل نہیں کر پائے گا۔ وہ بہت نرم ہے لیکن خود کو پورا سخت اور سنجیدہ دکھانے کی کوشش کرتا ہے۔" مصطفٰی، اورہان کو دیکھ رہا تھا جو سر جھکائے اپنا ناخن خُرچ رہا تھا۔

"یہ لو بلیک کافی۔" جیسمین نے ایک مدھم مسکراہٹ کے ساتھ کپ مصطفٰی کو تھمایا۔

اس کے پیسے میرے ہونے والا سسر میرا مطلب اپنے امیر باپ سے لے لینا۔""

"تم میرے جیسی بیوی ڈیزرو نہیں کرتے۔ ہونہہ۔" آنکھیں گھماتے ہوئے جواب دیا۔

"بلکل کیونکہ میں ایک اچھی بیوی ڈیزرو کرتا ہوں، جو تم بلکل نہیں ہو۔" چچ چچ افسوس۔

"نکلو۔" جیسمین نے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجا کر کہا۔

"اوکے اوکے جا رہا ہوں۔ دھکے تو مت دو۔" اس سے پہلے وہ کوئی چیز اُٹھا کر مصطفٰی کو مارتی وہ وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زندگی میں اور کچھ ہو نہ ہو لیکن ایک مصطفیٰ جیسا دوست ہونا چاہیئے۔جو دوست کم سایہ زیادہ لگتا ۔سیف پلیس،گھر جیسے محسوس ہوتا ہے۔

"یہ لو تمہاری بلیک کافی۔جیسمین میڈ دس فار یو۔"مصطفیٰ نے کپ اورہان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

ہلکی نیلی آنکھوں نے تھوڑی سی گردن موڑ کر کاؤنٹر کی طرف دیکھا۔ہلکی بھوری آنکھوں اور نیلی آنکھوں کا ٹکراؤ ہوا۔کچھ پل کے لئے وقت رُک گیا لیکن پھر وہ وقت گزر گیا۔اورہان کا دھیان اب مصطفیٰ کی طرف تھا جو اُسے کالج کے حالیہ اسکینڈل کے بارے میں بتا رہا تھا۔

وہ بس اُسے سُن رہا تھا۔مصطفیٰ کے ساتھ کیفے ٹیریا آنے کا پلان اتنا بھی بُرا نہیں تھا۔

وہ دونوں کالج کے باہر کھڑے ہوئے تھے۔اورہان پارکنگ آئیریا سے گاڑی نکال کر مصطفیٰ کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

"کافی کے لئے شکریہ۔"اورہان نے کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے بے نیازی سے کہا۔

مصطفیٰ نے دائیں بائیں دیکھا جیسے کنفرم کر رہا ہو کہ اورہان نے اُسے ہی شکریہ کہا ہے نا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں؟"مصطفیٰ نے دائیں ہاتھ کی اُنگلی سینے پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

"بچپن سے اتنی اوورایکٹنگ کرتے ہو یا اب آکر سپیڈ پکڑی ہے؟"اور ہان یہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھا اور زن سے گاڑی آگے بڑھا دی۔

"ہونہہ۔"

دفعتاً مصطفیٰ کو احساس ہوا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔یہ احساس پچھلے کئی دنوں سے اس کے ساتھ تھا۔اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

"ہیلو مصطفیٰ۔"ایک نسوانی آواز پر مصطفیٰ نے آنکھیں میچیں،وہ جانتا تھا یہ کس کی آواز ہے۔

بلیک جینز،سفید ٹی شرٹ کے اوپر بلیک لیدر کی سپورٹس جیکٹ۔گھنی پلکیں،کندھے تک آتا وُلف کٹ۔حسین تو تھی وہ۔اُس کی آنکھوں کا رنگ اور مُصطفیٰ کی آنکھوں کا رنگ ایک جیسا تھا

۔

"لانگ ٹائم نو سی،نتالیہ۔"مصطفیٰ نے نتالیہ سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"ہم نے کچھ دیر پہلے والی کلاس اکٹھے لی ہے مصطفیٰ،لیکن اب تو نئے دوست بن گئے ہیں بھئی تمہارے۔"نتالیہ کی سرمئی آنکھوں میں خُفگی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم اورہان کی بات کر رہی ہو، رائٹ؟ جم کے زمانے میں دوست بنا تھا۔" واہ کیا شانِ بے نیازی تھی مصطفٰی کے لہجے میں۔

"اُس کی آنکھیں پیاری ہیں، کیوٹ ہے۔ چلو اگر اتنے ہی پرانے دوست ہو تو اڈریس دو اُسکا۔" نتالیہ کی نظریں اُس راستے پر تھیں جہاں سے ابھی اورہان گیا تھا۔

مصطفٰی تو اورہان کو کیوٹ کہے جانے پر صدمے میں چلا گیا تھا۔

"ایسا سوچنا بھی مت ہاں اگر تم مجھے اپنی بائیک چلانے دو تو سوچ سکتا ہوں اس بارے میں۔" مصطفٰی نے پیچھے کھڑی ہوئی نتالیہ کی چمکتی ہوئی بائیک کو للچاتی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

نتالیہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے چابی مصطفٰی کی طرف اُچھال دی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر پہلے ہی کالج سے گھر آیا تھا۔ آج کا دن خاصا خوشگوار تھا۔ وہ ابھی فریش ہو کر نکلا ہی تھا کہ اُس کی نظر اپنے ٹیبل پر پڑے ہوئے خاکی لفافے پر پڑی، جو کچھ دیر پہلے پوسٹ مین دے کر گیا تھا۔ اورہان نے قدیمی طرز کا لفافہ پہلے نہیں دیکھا تھا۔

لفافے پر کچھ سٹیمپس کے نشانات تھے۔ کہاں سے آیا یا کس نے بھیجا کچھ نہیں معلوم تھا۔

لفافے کو سُرخ رنگ کی سیلینگ ویکس سے بند کیا گیا تھا جس کے اوپر ایک چھوٹا سا سُفید رنگ کا سوکھا ہوا پھول تھا۔

اورہان نے سیلینگ ویکس کو احتیاط سے ہٹایا اور اندر سے خط نکالا، ایک خوشبو تھی جو ارد گرد پھیل گئی تھی۔

"پتا ہے اچھے لوگ کون ہوتے ہیں؟"

"جو کچھ بہت ٹرامیٹک ایکسپرینس کرتے ہیں لیکن حالات کی تلخی اُنہیں سخت نہیں بناتی۔ تم سخت نہیں ہو، مت تھکاؤ خود کو سخت بننے کی کوشش میں۔ کسی چیز پر صبر کرنا سب سے مشکل کام ہوتا ہے لیکن صبر آنے کی دیر ہوتی اور پھر سب ہر چیز آسان لگتی ہے۔ اگر تم سچ میں ہیل کرنا چاہتے ہو تو ان زخموں کو مت چھیڑو جو تمہیں تکلیف دیتے ہیں۔"

اس آدھی ادھوری ملاقات کی بجائے مکمل ملاقات کی خواہشمند، "بیلز"

اورہان کے انگوٹھے نے کاغذ سے اس نام تک سفر کیا۔ "بیلز"

وہ جو کوئی بھی تھی بلکل اُس کی ماں جیسی باتیں کرتی تھی۔ تجسس نے اورہان کو آن گھیرا تھا۔ وہ غیر ارادی طور پر اگلے خط کا انتظار کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صبح کا آغاز ہو چکا تھا۔ آسمان میں سرمئی نیلا رنگ چمک رہا تھا، اور دھیمی ہوا میں خزاں کے پتے جھول رہے تھے۔ مشرق سے آتے ہوئے بادل، بارش کے ہونے کی خبر سُنا رہے تھے۔ اورہان کو کالج جاتے ہوئے ایک مہینہ ہو گیا تھا۔ کالج کے اوقات کار میں اورہان کے ساتھ مصطفیٰ دِکھائی نہ دے ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ اس وقت وہ دونوں کالج کی راہداری کی طرف جا رہے تھے۔ اورہان گہری نیلی ہائی نیک اور سفید پینٹ پہنے ہوئے تھا اور مصطفیٰ اس وقت بھوری جیکٹ اور سفید پینٹ میں ملبوس تھا، گلے میں ایک سلوِر رنگ کا لاکٹ لٹک رہا تھا جس پر بجلی کا سا نشان بنا ہوا تھا۔

باسکٹ بال کے گراؤنڈ سے گزرتے ہوئے اورہان کی سماعت سے ایک لفظ ٹکرایا، وہ ٹھہر گیا۔ بارش شروع ہو چکی تھی۔ وہ بھیگ رہا تھا۔ مصطفیٰ فور آشیڈ کے نیچے ہو گیا۔ اورہان بھیگ رہا تھا۔ اُس کی نظریں اس وقت گراؤنڈ کے بیچ و بیچ کھڑے ایک لڑکے پر تھی جو بہت گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔ اورہان کو اُس میں اپنا عکس دکھائی دیا تھا۔ اُس لڑکے کے پاس کھڑا لڑکا اُسے "میڈم" کہہ کر پُکار رہا تھا۔ وہ اُس لڑکے کو جانتا تھا، وہ اورہان کی کلاس میں پڑھتا تھا۔ "میکال"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

داغِ فگار تازہ ہوا تھا۔ گردن کے زخم میں ٹیس محسوس ہوئی تھی۔ ہلکی نیلی آنکھیں زخمی نظر آتی تھیں۔

مصطفیٰ اُسے آوازیں دے رہا تھا۔

"اورہان تم بھیگ رہے ہو۔"

لیکن اورہان نے خود کو اُس لڑکے کی سمت قدم اُٹھاتے ہوئے محسوس کیا۔ ایک۔۔دو۔۔۔تین۔۔۔اورہان بھاگتے ہوئے اُس لڑکے کی جانب جا رہا تھا۔

چھوٹا لڑکا آنکھیں میچے کھڑا تھا۔ ایک دلخراش چیخ کی آواز پر اُس نے آنکھیں کھولیں۔

میکال زمین پر پڑا کراہ رہا تھا۔ اُس کے مُنہ سے خون بہہ رہا تھا۔

"اپنے لئے آواز اُٹھانا سیکھو، اس ڈر کو نکال پھینکو۔" اورہان نے بچے کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں کمزور ہوں۔"

"تم کمزور نہیں ہو، تم بس خوف زدہ ہو۔" اورہان گھٹنوں کے بل بچے کے سامنے بیٹھ گیا۔

وہاں بہت سے سٹوڈنٹس اکٹھے ہو چکے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج کے بعد تم سب کا ایسے ہی مُنہ توڑو گے جیسے میں نے اس کا توڑا ہے۔" اورہان نے ایک کِک میکال کو مارتے ہوئے کہا۔

مصطفیٰ بھاگتے ہوئے آیا اور اورہان کو کھینچ کر ایک خالی کلاس میں لے گیا۔

"تم پاگل واگل ہو گیا؟ اگر میکال نے کمپلین کر دی تو تمہیں کالج سے نکال دیں گے، پاگل آدمی۔" مصطفیٰ نے اورہان کو پہلی بار ایسے دیکھا، وہ پریشان ہو گیا تھا۔

"اگر اُس دن میں خود کے لئے یہ اسٹینڈ لیتا جو آج میں نے اُس بچے کے لئے لیا ہے تو آج میری روح زخمی نہ ہوتی مصطفیٰ۔ میں آج تندرست ہوتا، تمہاری طرح زندہ دل ہوتا لیکن اب میرا دل پتھر ہے میں اسے پتھر بنا چکا ہوں۔" ماتھے پر بکھرے گیلے بال، بہت کچھ بولتی ہوئی آنکھیں۔

مصطفیٰ ساکت رہ گیا۔ وہ کوئی بچہ نہیں تھا جو سمجھ نہ پاتا، وہ سمجھ گیا تھا، اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

تمہاری آنکھیں اورہان یہ ہمیشہ مجھے ایک کہانی سُناتی تھیں، اُس دن جم میں بھی۔""

فریب کی کہانی۔۔۔

پچھتاوے کی کہانی۔۔۔

اور ایک زخم کی کہانی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی۔" اورہان نے قدم باہر کی جانب بڑھادئے۔

"جب تک بات نہیں کروگے ہیل نہیں کر پاؤ گے۔" مصطفیٰ کی آواز اُس کی سماعت سے ٹکرائی

۔

"تم سب جانتے ہو مصطفیٰ۔" اورہان نے بیزاری سے کہا۔

"اور میں جانتا ہوں کہ تم یہ جانتے ہو۔" مصطفیٰ نے کندھے اُچکائے۔

"کہیں وہ خط تم تو نہیں بھیجتے مجھے اپنا جینڈر بدل کر—۔" اورہان نے مشکوک آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اس جینڈر کے ساتھ بھی تمہیں خط لکھ سکتا ہوں ویسے خیر میں تمہاری محبوبہ تھوڑی ہوں ۔" مصطفیٰ نے اورہان کی عقل پر ماتم کیا۔

اورہان مسکرا رہا تھا، اُس کی آنکھیں بھی ساتھ مسکرا رہیں تھیں۔ اورہان کی مسکراہٹ دنیا کے دلفریب مناظر میں سے ایک تھی۔ مصطفیٰ نے پہلی بار اُسے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔

اورہان کو اُس کی سیف پلیس مل گئی تھی پھر زندگی میں مصطفیٰ جیسا دوست نہ ہو تو کیا فائدہ اُس زندگی کا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ اُن کے کالج کے کیفٹیریا کا منظر تھا۔ مُصطفیٰ ہیلمٹ پہنے ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا اور اُس کے ارد گرد لڑکوں اور لڑکیوں کا ہجوم تھا۔ بلیک لیدر کی جیکٹ اور سیاہ جینز پہنے وہ اپنی نئی جیت کا جشن منا رہا تھا۔

اورہان اُسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ وہ چلتے ہوئے کافی کاؤنٹر کے پاس آ رُکا۔ بیل بجائی۔

ایک لڑکی کام میں مصروف کافی کاؤنٹر کی طرف بھاگتی ہوئی آئی۔

"بلیک کافی وِد آؤٹ شوگر۔" جب کافی دیر جیسمین کچھ نہ بولی تو اورہان نے کھنکھارتے ہوئے کہا۔

ہلکی بھوری آنکھیں جھپکنا بھول گئی تھیں۔ اورہان کی آواز پر خود کو ملامت کرتے ہوئے اُس کا کافی آرڈر تیار کرنے لگی۔

واپس کاؤنٹر پر آکر اُس نے پاس پڑا ہوا مارکر اُٹھایا اور کافی کپ پر اُس کا نام لکھنے لگی "اورہان" اورہان مشکوک آنکھوں سے اُسے اپنا نام لکھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے کافی آرڈرز نہیں بھولتے اور خاص طور پر اتنے وئیرڈ کافی آرڈرز "بلیک کافی بغیر شکر کے "۔ جیسمین نے اُس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے کہا۔

"صحت کے لئے اچھی ہوتی ہے۔" اورہان نے کپ تھامتے ہوئے کہا۔

"ایسی بلیک کافی تو میں بھی نہیں بناتا۔ یہ بہت اچھی ہے۔" اورہان نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"میں سکھا سکتی ہوں۔" جیسمین نے ٹشو پیپر اورہان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور بے ساختہ اُس کی نظریں ہلکی نیلی آنکھوں پر ٹھہر گئیں۔

اُن ہلکی نیلی آنکھوں سے نظریں ہٹنا اس دنیا کا سب سے مشکل کام تھا۔

اورہان مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ کچھ دیر پہلے گھر پہنچا تھا۔ اورہان خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہا تھا۔ وہ اپنے بیڈ پر بیٹھا کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔

"یہ روز خط آرہے ہیں، خیریت ہے۔" غزل کی آواز پر اُس نے چونک کر سر اُٹھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

غزل کے لہجے میں شرارت کا عنصر واضح تھا۔

"مجھے لگتا ہے یہ مصطفیٰ ہی ہے جو مجھے انونمس خط بھیجتا ہے، ہلا ہوا ہے وہ ویسے ہی۔" اورہان نے ہنسی دُبائی اور غزل کے ہاتھ سے خط پکڑتے ہوئے کہا۔

""مجھے تو کچھ اور لگتا ہے، خیر

Enjoy your quality time with your anonymous "
friend"

غزل کمرے سے جا چکی تھیں۔ آج پہلے خط کے گیارہ دن بعد اُسے دوسرا خط ملا تھا۔ وہ انتظار کر رہا تھا۔

"مجھے پتا ہے کہ تم انتظار کر رہے تھے۔"

اورہان بے یقین تھا۔

"اعتبار کرنے سے خوف آتا ہے؟ اللہ پر اعتبار کرو، وہ تمہیں نہیں چھوڑے گا، وہ تمہیں نہیں تھکائے گا۔ معاف کر دو اورہان، جس نے تکلیف دی اسے معاف کر دو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے معاف کرنا نہیں آتا بیلز۔ مجھے نہیں معلوم کیسے معاف کرتے ہیں۔" اورہان نے دھیمی آواز میں خود کو کہتے ہوئے سُنا تھا۔

اُس سے خط کی اگلی سطریں پڑھیں۔

"کیا ہوا؟ معاف کرنا نہیں آتا؟ یہ بہت آسان ہوتا ہے، میں بتاتی ہوں تمہیں۔"

"معاف ایسے کرتے ہیں کہ اُن کے لئے تمہارے دل میں جو بھی ہے وہ اللہ سے بیان کردو، اللہ کو بتاو کہ تمہیں کتنی تکلیف پہنچی۔ اللہ سے کہو کہ میں اُنہیں معاف کرتا ہوں، میں باقی سب آپ پر چھوڑتا ہوں۔ جب تک ہم معاف کرنا نہیں سیکھیں گے تب تک اللہ سے خود کی غلطیوں کے لئے معافی کیسے طلب کریں گے؟"

"معاف کردو اورہان، آگے بڑھو ایک خوشگوار سفر تمہارا منتظر ہے۔ میں تمہاری منتظر ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آنے والی زندگی میں ہم ضرور ملیں گے۔"

"بیلز"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عنکبوت کی طرح الجھی ہوئی زندگی آسان ہو رہی تھی۔اورہان کو گنتی بھول گئی تھی کہ اُس نے کتنی بار یہ خط پڑھا تھا۔وہ کیسے جانتی تھی کہ اورہان کو ضرورت ہے ان لفظوں کی؟ مستقبل بہت سے رازوں سے پردہ اُٹھانے کی تیاری میں لگ چکا تھا۔

یہ سکول کا کیفیٹیریا تھا۔دیوار گیر شیشوں کی کھڑکیوں کے پار لکڑی کی میزوں کے گرد سٹوڈنٹس بیٹھے تھے۔

دفعتاً جیسمین نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مصطفیٰ کو اس طرف آتے پایا۔اوپر ہوئی بھونیں اور فون پر تیز تیز ٹائپ کرتی انگلیاں۔وہ ہنس مکھ سا زندگی جینے والا شخص تھا۔مگر اس وقت خاصا غصے میں لگتا تھا۔

جیسمین نے مسکرا کر لڑکی کو اس کا آرڈر پاس کیا اور دوبارہ مصطفیٰ کی جانب دیکھا۔وہ اندر نہیں آیا تھا بلکہ گلاس ونڈو کے قریب کھڑا کسی سے فون پہ گفتگو کر رہا تھا۔وہ آواز نہیں سن سکتی تھی مگر یہ چہرے کے تاثرات سے یہ ضرور اندازہ لگا سکتی تھی کہ گفتگو خوشگوار تو بالکل نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مقابل کی بات سن کر مصطفی کی گرفت فون پہ مضبوط ہوئی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ شخص اس کے سامنے ہوتا اور وہ۔۔۔

آپ کو لگتا ہے رضوی صاحب کہ آپ میرے پیچھے کالج، جم، ڈیپارٹمنٹل سٹور اور نا جانے کہاں کہاں اپنی بلیک ایس یو وی گھماتے پھریں گے اور میں بے خبر رہوں گا۔میرے باپ کے "آفس میں دن کا اختتام میرے پورے دن کی روٹین سے ہو گا اور مجھے معلوم نہیں پڑے گا۔

میرا ابھی آپ جتنا ایک بیٹا ہے۔میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ وہ کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کا" مستقبل خراب ہو۔آپ کے والد صرف آپ کی بھلائی چاہتے ہیں۔" مقابل نے جواب دیا تھا۔

آپ ان کے سیکریٹری ہیں اور میں ان کا بیٹا۔آپ سے زیادہ جانتا ہوں انہیں۔اس لیے بہتر ہو " گا کہ آئندہ آپ کا کوئی بندہ مجھے اپنے آس پاس نہ نظر آئے۔ورنہ میں پولیس میں کمپلین کرتے دیر نہیں لگاوں گا۔اور آپ جانتے ہیں میں ایسا کر بھی سکتا ہوں۔" وہ چاہتے ہوئے بھی اپنی آواز کو نرم نہ کر پایا۔کسی کی ہر وقت جمی خود پہ نظریں اسے کتنا غیر آرامدہ کرتیں تھیں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔کال کاٹ کر اس فون جب اوپر دیکھا تو کاونٹر کے پار کھڑی جیسمین کو خود کو دیکھتے پایا۔

مصطفی نے آہستہ سے فون جیب میں ڈالا اور کھل کر مسکرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہلکی بھوری آنکھیں نہ مسکرائیں۔

کیفٹیریا کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بامشکل ایک کونے والی میز خالی تھی۔ جیسمین نے اس کے سامنے ایک آواز کے ساتھ بھاپ اڑتا کپ رکھا۔ مصطفی نے فوراً آگے بڑھ کر کپ اٹھایا اور گرم مایا حلق سے اندر اتارا۔

جیسمین اس کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ اس نے ایپرن نہیں اتارا تھا مگر وہ اب کاونٹر پہ جانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

مصطفی عموماً اپنی کافی ذرا ٹھنڈی کر کے پینے کا عادی تھا مگر آج جیسمین اسے ایک کے بعد ایک گرم گھونٹ بھرتے دیکھ رہی تھی۔

خود کو مت تھکاؤ مصطفی۔" جیسمین یک دم بولی تو مصطفی کا ہوا میں ہی رک گیا۔ ایک سرد آہ" خارج کرتے اس نے دھیرے سے کپ واپس میز پہ رکھ دیا۔ چہرہ ویسے ہی ہشاش بشاش رہا۔

میں کونسا میراتھن میں دوڑ رہا ہوں‘‘۔ اس نے ناک سے مکھی اُڑانے والے انداز میں کہا۔‘‘

لیکن کسی اور کو تو خود کے پیچھے دوڑنے کی وجہ فرراہم کر رہے ہونا۔ وہ لوگ ایسے ہی تمہارا پیچھا" "نہیں کرتے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مصطفی نے چونک کر گردن اٹھائی۔آنکھیں اس انکشاف سے معمول سے زرا بڑی ہوئیں۔

تم نے بھی دیکھا نہیں؟"وہ بامشکل بول پایا۔"

جیسمین نے اثبات میں سر ہلایا۔

مصطفی نے زور سے ٹیبل پہ ہاتھ مارا"میں جانتا تھا۔"اور کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا"میرا باپ کبھی بھی اچھا پلینر نہیں ہو سکتا۔اپنے ناتجربہ کار سکریٹری کو کون کہتا ہے کسی کو بھی سٹالک کرنے کو۔اور وہ بھی تب جب سامنے والا آپ کا بیٹا۔چچ چچ۔آئی ایم ڈس آپائنٹڈ بابا۔"اس نے شدید مایوسی میں سر ہلایا۔جیسمین نے اپنی بات کو جاری رکھا۔

بائکنگ تمہارے لئے ٹائم پاس نہیں بلکہ یہ تمہارا پیشن ہے اور یہ بات انکل سمجھ جائیں"

"گے۔میں کس لیے ہوں؟مجھ سے بات کیا کرو ہر چیز خود تک مت رکھا کرو۔

وہ چاہتے ہیں کہ میں ان کا آفس جوائن کروں اور اگلے مہینے ہونے والی بائیکنگ لیگ میں حصہ"

نہ لوں۔"مصطفی ٹیبل پر رکھے کپ پر اپنی انگلی پھیر رہا تھا۔وہ مسلسل اپنی دائیں ٹانگ ہلا رہا تھا۔

جیسمین کچھ لمحوں کے لیے ساکت ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے اپنی ہر پسندیدہ چیز کو خود سے دور جاتے ہوئے دیکھا ہے۔" مصطفٰی کی آواز بوجھل تھی۔ نظریں بے اختیار ہلکی بھوری آنکھوں پر ٹھہر گئیں۔ کیا کچھ کھو گیا تھا؟

میں کروں انکل سے بات؟" جیسمین نے کافی کے کپ سے گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا۔"

ایووووویہ کافی ہے یا کافی کے نام پر دھبہ؟ توبہ ہے نور۔" مصطفٰی نے کپ کو پرے دھکیلتے" ہوئے کہا

جیسمین جانتی تھی کہ مسئلہ کافی میں نہیں مصطفٰی میں ہے، وہ ٹھیک نہیں تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اُسے کبھی کچھ نہیں بتائے گا، جتنا وہ بتا چکا تھا بہت تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ صرف موضوع بدل رہا ہے۔ وہ سب جانتی تھی کیونکہ وہ جیسمین تھی۔

www.novelsclubb.com

باب دوم: "ہم راز"

پانچ سال بعد

سانسیں رُک جاتی ہیں، دھڑکنیں تھم جاتی ہیں، انسان رُک جاتے ہیں لیکن کیا وقت بھی کبھی کسی کے لئے رُکا ہے؟ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ وقت کسی کے لئے نہیں رُکتا۔ وہ اپنی رفتار

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے گزرتا رہتا ہے۔ لیکن وقت زخموں کو بھر دیتا ہے لیکن داغِ فگار کو مٹانے کے لئے صدیاں درکار ہوتی ہیں، یا شاید اس سے بھی زیادہ۔

دھند نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ آج معمول سے زیادہ ٹھنڈ تھی۔ ایسے میں ایک وجود ایک سیاہ عمارت کے باہر دھند میں لپٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ سیاہ جینز ہم رنگ ہائی نیک اور سیاہ اوور کوٹ پہنے ہوا تھا۔ دراز قد، کسرتی جسم، ہاتھوں پر اُبھری ہوئی نسیں۔ اب والے اور ہان اور پانچ سال پہلے والے اور ہان میں بہت فرق تھا۔ وہ اپنی ہلکی نیلی آنکھیں سیاہ اونچی عمارت پر جمائے کھڑا تھا۔ وہ بار بار کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی سے ٹائم دیکھ رہا تھا شاید وہ کسی کا انتظار کر رہا تھا۔ جب مطلوبہ شخص نہیں آیا تو اُس نے اپنے قدم عمارت کی طرف بڑھا دیے۔ "بارس ٹیکسٹائلز" پانچ سال کی محنت اب ایک شاندار عمارت کی شکل میں اور ہان بارس کے سامنے کھڑی تھی۔

سکینڈ فلور پر پہنچ کر جب وہ لفٹ سے باہر نکلا تو وہاں موجود ہر شخص چاق و چوبند ہو گیا۔

اور ہان اپنے سٹاف پر ایک سرسری نظر ڈال کر آفس کی جانب بڑھ گیا۔

آفس کے باہر اُس کی اسسٹنٹ کھڑی تھی۔ ٹخنوں تک آتی گلابی فراک اور بالوں کو جوڑے میں مُقید کئے وہ کچھ پریشان دِکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سر وہ اندر آچکے ہیں۔" اسسٹنٹ نے اُسے اطلاع دی۔

اورہان نے اپنے لب بھینچے اور اندر کی طرف قدم بڑھادئے۔

اورہان نے آفس میں داخل ہوتے ہی جو منظر دیکھا وہ اس کا دماغ خراب کرنے کے لئے کافی تھا

۔

سامنے مصطفیٰ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اور اُس کی ٹانگیں سامنے پڑے شیشے کے میز پر تھیں۔

اورہان نے ایک آئبرو اُچکا کر دیکھا تھا بس اور مصطفیٰ کی ٹانگیں جھٹ سے ٹیبل سے نیچے آگئی تھیں۔ سرمئی رنگ کی پینٹ اور سفید رنگ کی ڈریس شرٹ جس کے اوپری دو بٹن کُھلے ہوئے تھے، گلے میں ایک سلور رنگ کی چین جھول رہی تھی۔ سرمئی رنگ کا کوٹ اُتار کر صوفے پر رکھا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اورہان ایک نظر مصطفیٰ کے تیاری دیکھنے کے بعد اب اپنی کرسی کے پیچھے اوور کوٹ اُتار کر ٹکا رہا تھا۔

"کیا سین ہے تمہاری جاب کا؟" اورہان نے اپنی کرسی سنبھالتے ہوئے کہا۔

"بس آج کل میں ڈن ہو جائے گی۔" مصطفیٰ نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"جس سپیڈ سے تم نوکری ڈھونڈھ رہے ہو نا، جاب ملتے ساتھ ہی تمھاری ریٹائیرمنٹ پکی ہے ۔"اورہان نے ایک فائل اُٹھاتے ہوئے کہا۔

"پتا نہیں کونسی گھڑی تھی جب تمہارے جیسا سنگدل دوست بنالیا تھا میں نے۔"مصطفیٰ نے خفگی سے کہا۔

"یاد کرواوں وہ گھڑی جب تم میری دوستی لئے مرے جارہے تھے ؟اورہان نے مسکراہٹ دُبائی۔

اورہان کی مسکراہٹ صرف مصطفیٰ کو دیکھنے کو ملتی تھی۔

"شرم کرو یار کتنے واحیات ہو تم۔"مصطفیٰ نے سر دائیں طرف کو جھٹکا۔

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی اور اورہان کی اسسٹنٹ اندر داخل ہوئی۔اس نے ایک لفافہ ٹیبل پر رکھا اور چلی گئی۔

اورہان کے چہرے پر ایک نرم مسکراہٹ آئی تھی۔

مصطفیٰ کے چہرے پر کچھ تھا جو بدلہ تھا۔کیا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اورہان نے وہ خط پکڑا اور ٹیبل کے سب سے نیچے والے دراز میں رکھ دیا۔اُس دراز میں پہلے سے ہی بہت لفافے پڑے ہوئے تھے۔یہ وہ خط تھے جو اُسے پچھلے پانچ سال میں موصول ہوئے تھے۔یہ خط اُس کے ہیلنگ پراسس کا سب سے اہم حصہ تھے جو اُسے ہر پریشانی کے موقع پر ملتے تھے۔کیسے ؟اُسے نہیں معلوم تھا۔

اورہان نے بہت کوشش کی "بیلز" نامی انسان کو ڈھونڈنے میں لیکن من پسند چیز بھی بھلا اتنی آسانی سے ملی ہے کبھی؟

مصطفی جانے کے لئے کھڑا ہو چکا تھا۔

"آج بھی نہیں بتاؤ گے کہ یہ خط مجھے کون بھیجتا ہے؟"اورہان نے نظریں اُٹھا کر مصطفی کو دیکھا۔

مصطفی کے قدم زنجیر ہوئے۔اُس نے بے اختیار آنکھیں میچیں۔

"میں کسی کا ہم راز ہوں،اورہان۔"مصطفی نے چہرہ اُس کی جانب چہرہ نہیں موڑا۔اُسے ڈر تھا کہ کہیں اورہان اُس کی آنکھیں نہ پڑھ لے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ پڑھ سکتا ہے۔

اورہان جانتا تھا کہ وہ نہیں بتائے گا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اون اور روئی سے یارن تیار کر چکے ہیں ہم۔ تمہیں ایک عدد ڈیزائنرز ڈھونڈنے کا کہا تھا مصطفیٰ جو ہمیں ڈریسز کے ڈیزائن دے سکے۔" اورہان نے بات بدلنے کی کوشش کی۔

"ڈیم! مجھے یاد ہے، میں تمہیں آج کل میں ڈیزائنر کے ساتھ میٹنگ سیٹ کر دیتا ہوں۔" مصطفیٰ نے صوفے سے اپنا کوٹ اُٹھاتے ہوئے کہا۔

"تم بھی اُس میٹنگ میں ساتھ ہو گے میرے۔" اورہان چاہتا تھا کہ مصطفیٰ اُس کی کمپنی جوائن کر لے لیکن مصطفیٰ ہمیشہ سے بہانے بناتا آیا تھا۔ آلسی مصطفیٰ۔

"اور یہ پینٹ کوٹ پہن کر بائیک پر کون آتا ہے؟ جوکر لگتے ہو" اورہان نے بیزاری سے کہا۔

"تم میری اور میری بائیک کی توہین کر رہے ہو؟۔" مصطفیٰ نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"ہاں! کیوں؟ تمہیں یہ کمپلیمینٹ لگا تھا؟ اورہان نے تپا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھے ایسے کمپلیمینٹس دو گے اور میں یہاں آنا بند کر دوں گا؟"" مصطفیٰ نے آئبرو اُچکا کر سوال کیا۔

"ہاں، کہو تو تمہارا اینٹری کارڈ بلاک کروا دوں؟۔" اورہان نے دونوں ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے ٹکاتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مرو۔ہونہہ" مصطفیٰ سر جھٹکتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

پیچھے سے اورہان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

اورہان کی زندگی میں غزل کے بعد مصطفیٰ وہ انسان تھا جس سے اورہان کو محبت تھی، وہی تھا جس نے اورہان کو گہرے کنویں میں سے ہاتھ بڑھا کر نکالا تھا۔ لیکن اُس کو ایک اور انسان سے بھی محبت تھی، جس انسان کے نام کے علاوہ وہ کچھ نہیں جانتا تھا۔ "بیلز" وہ ایک مسٹری تھی۔

یہ ایک کافی شاپ کا منظر تھا۔ عمان کی سب سے مشہور "دیمترس کافی"۔ فرش اور دیواروں پر گول گول فریمز میں یونانی معماری کی تصاویر کی جھلک تھی۔ یہاں کی کافی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں آپ کو دیمترس کافی کا خاص بلینڈ شدہ قہوہ، اور یونانی مٹکوں میں تیار شدہ تازہ چائے کا مزہ ملتا ہے۔ قدیم طرز پر بنا ایک خوبصورت کیفے۔

کافی شاپ کے گلاس وال وہ لڑکی سر جھکائے ٹیبل پر پڑے ایک خاکی کاغذ پر کچھ لکھ رہی تھی۔ سفید لمبی فراک اور سر پر ہلکا گلابی رنگ کا سکارف۔ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ دفعتاً سے کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ہوا، اُس نے ایک جھٹکے سے سر اُٹھایا۔ جیسمین کی کُرسی کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سامنے والی کُرسی پر وہ بیٹھا تھا اپنی سرمئی آنکھوں سے اُسے تکتے ہوئے۔ سفید ٹی شرٹ ہم رنگ پینٹ اور سرمئی رنگ کا اوور کوٹ۔ مصطفیٰ کے مطابق راستے میں تین چار لڑکیاں اُسے دیکھ کر بیہوش ہو گئیں تھیں۔ سیلف آبسیسڈ آدمی۔

"تم کب آئے؟" جیسمین نے قلم بند کرتے ہوئے کہا۔

"جب تم مجھے دھوکا دے کر کسی اور کو خط لکھ رہی تھی، چچ چچ نور۔ کیا کمی تھی مجھ میں؟" مصطفیٰ نے ڈرامائی انداز میں کہا البتہ لہجے میں شرارت واضح تھی۔

"بکومت۔ اورہان کے لئے لکھ رہی تھی۔" اقرار کیا گیا تھا۔

"میں جانتا ہوں۔" اعتراف کیا گیا تھا۔

"ہاں کیونکہ کالج میں تم نے ہی اُس کا ایڈریس دیا تھا۔" جیسمین نے ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"محبت کرتی ہو اُس سے؟" مصطفیٰ نے سوال داغا تھا۔

"دل بہت عجیب ہے ہر وہ چیز پر ضد کرتا ہے جو نہیں مل سکتی۔ وہ بھی نہیں مل سکتا کم از کم اس زندگی میں نہیں۔ پانچ سال پہلے میں رک گئی تھی، وہ گزر گیا۔ اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب سے وہ گزرا ہے ہر چیز ٹھہر گئی ہے۔" جیسمین ایسے اعتراف کر جائے گی مصطفیٰ نے کب سوچا تھا؟ اور پھر ضروری تو نہیں کہ سب کو سب مل جائے، کبھی من پسند چیزیں نہیں بھی ملتیں ۔

مصطفیٰ نے سینے پر ہاتھ رکھ کر دل کی دھڑکن محسوس کرنے کی کوشش کی۔ لیکن کیا کبھی ٹوٹے دل بھی دھڑکے ہیں؟

ایک اور داغِ فگار۔ اور ہان کی روح پر لگے داغِ فگار مٹاتے مٹاتے اُسے پتا ہی نہیں چلا کہ کب اور کیسے وہی داغِ فگار اُس کی ذات پر ثبت ہو گئے تھے۔

"اوئے کہیں صدمے میں تو نہیں چلے گئے کہ امیر باپ کی بیٹی ہاتھوں سے نکل گئی؟" جیسمین نے اُس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی۔

"تمہیں دوست بنالیا تھا یہی بڑی بات ہے اس سے زیادہ کی اُمید مت رکھنا تم مجھ سے۔

ہونہہ۔" وہ جو سب کی آنکھیں پڑھ لیتا تھا، کوئی اُس کی آنکھیں کیوں نہیں پڑھتا تھا؟ دل کی بات آج بھی زبان پر نہ آسکی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسمین نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا تھا لیکن جیسے ہی مصطفیٰ کی بات سمجھ میں آئی تھی وہ گردن پیچھے پھینک کر ہنستی چلی گئی۔ گلاس وال سے چھناک سے آتی ہوئی روشنی اُس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ ہلکی بھوری آنکھیں، سنہری معلوم ہو رہیں تھیں۔ اُس کی یہ مسکراہٹ ظلم تھی اور مصطفیٰ مظلوم۔ اُس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ وہ تاحیات یہ چہرہ دیکھ سکتا تھا وہ دیکھنا چاہتا تھا لیکن ادھوری خواہشیں زندگی کا حصہ ہوتی ہیں۔

مصطفیٰ نے نظروں کا زاویہ بدلا اب وہ گلاس وال کے باہر رُکی ہوئی ٹریفک کو دیکھ رہا تھا۔ ایک طرفہ محبت ایک طرفہ ہی رہ گئی تھی۔ اُسے ہر چیز اپنے دل کی طرح رُکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ سب کے لئے مرہم بناتا رہا لیکن اُس کے لئے مرہم کون بنائے گا؟

صبح کی سنہری روشنی ہر سُو پھیل چکی تھی۔ ہوائیں کوئی پیغام دے رہیں تھیں۔ آج کسی کا انتظار ختم ہونا تھا اور کسی کا انتظار شروع۔

یہ عمان کے سب سے خوبصورت کیفے کا منظر ہے۔ "چیپٹر نائن"، اس کافی شاپ کی اینٹرس پر چار بڑے بڑے نارنجی کدو پڑے ہوئے تھے جنہیں ڈیزائن کر کے وہاں رکھا گیا تھا۔ ایک سائیڈ پر گلابی پھولوں کی بیل سجی ہوئی تھی۔ کیفے کا ماحول انتہائی خوشگوار اور پُر سکون تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

ایسے میں ایک سیاہ رینج رووراس کیفے کے باہر آر کی۔ ڈرائیونگ سیٹ کی جانب والا دروازہ کھلا
اور اورہان گاڑی سے باہر نکلا۔ آنکھوں پر سیاہ چشمہ ٹکائے اور سیاہ پینٹ کوٹ پہنے وہ بہت وجیہہ
لگ رہا تھا۔

"سٹائل مار لیا ہے تو چلو اب اندر۔" دوسری جانب گاڑی سے نکلتے ہوئے مصطفی نے آواز لگائی۔

مُصطفیٰ پیسٹل بلیو رنگ کی ہائی نیک اور سُفید پینٹ پہنے ہوئے تھا۔ گہرے نیلے سویٹر کی آستینوں
کو گلے کے اگلی جانب باندھا ہوا تھا۔

"جلو مت۔" اورہان نے کالر ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

مصطفی نے "وٹ ایور" کے طور پر کندھے اُچکا دیے۔

وہ دونوں ایک ٹیبل پر بیٹھے اب ڈیزائنر کا انتظار کر رہے تھے۔ دفعتاً کیفے کا دروازہ کھلا اور ایک
لڑکی اندر داخل ہوئی۔ سفید شارٹ شرٹ، ہلکے جامنی رنگ کی لانگ سکرٹ، ہم رنگ حجاب
اور سفید کوٹ کندھوں پر ٹکایا ہوا تھا۔ آنکھوں کو سیاہ چشمے سے چُھپایا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہلکی نیلی آنکھوں نے نظریں اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ لڑکی نے چشمہ آنکھوں سے ہٹایا۔ نظریں ایک دوسرے پر ٹک گئیں۔ آنکھوں کا رنگ واضح ہوا۔ کیا تم جانتے ہو کہ اُس لڑکی کی آنکھیں کس رنگ کی تھیں؟ ہلکی بھوری آنکھیں۔

"ہیلو۔ جیسمین سیدک"۔ جیسمین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اپنا تعارف کروایا۔

اورہان نے اسے کہیں دیکھا تھا لیکن کہاں؟

"اورہان یہ نور میرا مطلب جیسمین ہے تمہاری کمپنی کی نیو ڈیزائنر، ہم کالج میں بھی ساتھ تھے اگر تمہیں یاد ہو۔" مصطفیٰ نے اورہان کی معلومات میں اضافہ کیا۔

اور اورہان کو فوراً یاد آ گیا تھا کہ اس نے کب اور کہاں یہ آنکھیں دیکھیں تھیں۔

اتنے میں ویٹر اُن کے ٹیبل پر آ چکا تھا۔

"دو کافی اور ایک بلیک کافی بغیر شکر کے۔" جیسمین نے آرڈر لکھوایا۔

"آپ کو ابھی تک میرا کافی آرڈر یاد ہے؟' اورہان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ چیزیں بھلائی نہیں جاتیں۔" ویسی ہی نرم مسکراہٹ کے ساتھ جواب ملا تھا۔

"اگر بھولنا نہ چاہو تو۔" مصطفیٰ کی آواز بہت آہستہ تھی کہ صرف جیسمین ہی سن پائی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسمین نے ٹیبل کے نیچے سے مصطفیٰ کے پاؤں پر اپنا پاؤں مارا۔

مصطفیٰ کی چیخ بے ساختہ تھی۔

ایک تو کام بھی میں آؤں اوپر سے مار بھی کھاؤں۔ ہونہہ

"میں نے کچھ ڈیزائنز تیار کئے ہیں "بارس ٹیکسٹائل" کے لئے۔" جیسمین نے ایک لفافہ اورہان کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کل ملتے ہیں اس کے ساتھ آفس میں، کل سے آفس میں آپ کی جوائیننگ۔" اورہان نے لفافہ واپس جیسمین کو پکڑاتے ہوئے کہا۔

ہلکی نیلی آنکھوں میں نرماہٹ تھی۔ جیسمین تاحیات وہ آنکھیں دیکھ سکتی تھی۔

سرمئی آنکھیں اُداس تھیں۔ چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

مصطفیٰ جو سب کو تکلیفوں اور دھکوں سے بچاتا آیا تھا، اُسے کون بچائے گا؟

اورہان نے مصطفیٰ کے سامنے ہتھیلی پھیلائی۔

"چلیں"؟ اورہان نے مسکراتی آنکھوں سے پوچھا۔

سرمئی آنکھیں چمک اُٹھیں۔ اُسے اور کیا چاہئے تھا؟ اورہان کی خوشی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اپنا دل مار چکا تھا۔

یہ کمرہ کسی فیری ٹیل کا حصہ معلوم ہوتا تھا۔دیواروں کو ہلکے گلابی رنگ سے پینٹ کیا گیا تھا۔ سامنے دیوار پر ایک بڑی ہوادار کھڑکی تھی جسے سفید پردوں سے ڈھکا ہوا تھا۔کھڑکی کے ساتھ ایک بک شیلف تھی جس ہر مختلف قسم کے انگلش ناولز سجا کر رکھے ہوئے تھے۔دیواروں کے رنگ سے ملتا جلتا فرنیچر ایک الگ ہی احساس پیدا کر رہا تھا۔ایسے میں وہ ہلکی بھوری آنکھوں والی لڑکی اپنے بیڈ پر بیٹھی ایک کتاب کا مطالع کرنے میں مصروف تھی۔بیڈ کے ساتھ رکھے سائیڈ ٹیبل پر پڑا لیمپ روشن تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ابھی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی کی دروازے پر دستک ہوئی۔

آجائیں۔”مصروف آواز میں جواب دیا تھا۔

دوبارہ دستک ہوئی جیسمین نے جھنجھلا کر دروازہ کھولا سامنے سرمئی آنکھوں والا لڑکا کھڑا تھا جو بلکل رو دینے کو تھا۔

مصطفی کے ہاتھوں میں اس وقت بے شمار کتابیں تھیں جو وہ جیسمین کے لیے خرید کر لایا تھا اور مصطفی کو خدشہ تھا کہ اگر اس نے تھوڑی دیر یہ بوجھ اور اُٹھایا تو اس کے نازک ہاتھ ٹوٹ سکتے تھے۔

جیسمین نے فوراً کتابیں اس کے ہاتھ سے لے لیں۔ کتابیں ہوں اور جیسمین بس۔ جیسمین نے چمکتی آنکھوں سے کتابیں پکڑیں اور کمرے میں واپس آئی، آتے وقت دروازہ بند کرنا نہیں بھولی۔ مصطفی صدمے میں گِرا دروازے کے اس پار ہی رہ گیا۔

ڈھیروں ضبط کر کے اس نے دروازے پر دوبارہ دستک دی اور یہاں جیسمین نے کرنٹ کھا کر دروازہ کھولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں ٹھیک ہے یہ تمہاری فیلڈ نہیں ہے لیکن پھر بھی شرم کرلو تھوڑی سی،،مصطفی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔"

آج کیسے مجھ ناچیز پر یہ احسان کیا ہے؟جیسمین نے کتابیں شیلف پر ٹکاتے ہوئے پوچھا۔

تاکہ تم مجھے میری فیورٹ کتاب داکائٹ رنر پڑھ کر سُناو"۔"مصطفیٰ کے چھوٹے چھوٹے بہانے ۔

ہلکی بھوری آنکھیں مسکرارہیں تھی۔ان آنکھوں کی چمک کے آگے مصطفیٰ بُلنت ڈھیر ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسمین نے کتاب پڑھنا شروع کی۔پہلی لائن،دوسری لائن،تیسری لائن پھر شاید ایک صفحہ وہ پڑھ چکی تھی لیکن مصطفیٰ صرف اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا جو ہر لفظ کے ساتھ بدل رہے تھے۔

مصطفیٰ کو سب مکمل لگ رہا تھا۔ایک مکمل خواب۔

"تاحیات تمہیں اپنے سامنے ایسے بیٹھا ہوا دیکھنے کی خواہش ہے۔"وہ صرف سوچ سکا یہ لفظ ہمیشہ زبان پر آنے سے پہلے کہیں دب جاتے تھے۔وہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے محو سا اسے دیکھ رہا تھا،سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

رات ہر طرف اپنے سائے پھیلانے کی کوششوں میں تھا۔ساکن ہوا میں خاموشی کی ایک لہر تھی ۔چاند کی روشنی میں اندھیرے کے راز آشکار ہوتے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ ایک اپارٹمنٹ کا منظر تھا۔پورا اپارٹمنٹ ہلکی زرد روشنی میں نہایا ہوا تھا۔لاؤنج میں سفید صوفے پڑے ہوئے تھے۔لاؤنج کے وسط میں ایک بڑا سائگلون میز تھا جس کے اوپر تین کافی کے خالی مگ پڑے ہوئے تھے۔

اور صوفے پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔سرمئی آنکھوں والا لڑکا۔ماتھے پر بکھرے گیلے بال اس بات کی نشاندھی کر رہے تھے کہ وہ ابھی نہا کر نکلا ہے۔

اس وقت وہ اپنے پی سی کے سامنے بیٹھا ففا کھیلنے میں مصروف تھا۔دونوں ہاتھوں سے کنٹرولر پکڑے وہ گولز کر رہا تھا۔فِفا اُس کے لئے تھیراپی تھی۔

دفعتاً کلک کی آواز آئی اور اپارٹمنٹ کا دروازہ کُھلتا چلا گیا۔

"دروازہ ٹھیک سے بند کر کے آنا۔" مصطفیٰ نے نظریں پی سی سے ہٹائے بغیر کہا۔

شاید وہ آنے والے کو جانتا تھا۔

نوار دقدم قدم چلتا ہوا اُس کے قریب صوفے پر ڈھ گیا۔کافی دیر گزر گئی لیکن کوئی آواز نہ پا کر مصطفیٰ نے چہرہ موڑ کر ہلکی نیلی آنکھوں میں دیکھا۔نیلی آنکھوں میں تھکن تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اورہان سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھے جا رہا تھا۔ مصطفیٰ نے سکرین سے نظریں ہٹا کر اس کی آنکھوں کے تعاقب میں دیکھا۔اُس کے ہاتھوں میں وہی خاکی لفافہ تھا۔

مصطفیٰ کے چہرے پر ایک سایہ گزرا تھا۔ گردن میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

اس نے فوراً نظریں سکرین کی جانب دوبارہ پھیر لیں مبادا جو راز اس نے اتنے سالوں سے دفن کر رکھا تھا وہ کسی کمزور لمحے کی گرفت میں قبر سے نکل کر اس کے سامنے ہی نہ آ کھڑا ہو۔

"کیا ہوا ہے؟" مصطفیٰ نے کنٹرولر کے کچھ بٹنز کو دباتے سرسری سے لہجے میں پوچھا۔

اورہان نے سر صوفے کی پشت سے ٹکا دیا اور نظریں ول سیلنگ کے نقش و نگار پہ جما دیں۔

"تھک گیا ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تھک گئے ہو یا تھکا دیا گیا ہے؟"

"اس نے مجھے تھکا دیا ہے، مصطفی۔ میں جانتا ہوں وہ میرے بہت قریب ہے۔ لیکن میں پھر بھی اس کو ڈھونڈنے سے قاصر ہوں۔ کیا پانچ سال کافی نہیں ہوتے؟ اسے مجھ پہ ترس کیوں نہیں آتا مصطفی۔" وہ آج اس کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ تھا اور مصطفی کو لگ رہا تھا کسی نے اس کا دل منوں وزن کے نیچے کچل دیا ہو۔

مصطفی نے کنٹرولر سائیڈ پر رکھا۔ اس کے ہاتھوں میں واضح لرزش تھی۔

"do you love her?" کچلے دل سے اب خون رسنے لگا تھا۔

ہر جذبات سے خالی آواز میں جواب آیا تھا۔ "Nope"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لہجہ جھوٹ کی چغلی کھا رہا تھا۔

Yeah i do

ٹھیک اسی لمحے مصطفیٰ بُلنت راز کے ساتھ دل کی بھی قبر بنا چکا تھا۔

"کیا کوئی ایک انسان آپ کی پوری دنیا ہو سکتا ہے؟" اورہان نے صوفے کے ساتھ اپنے سر کو ٹکاتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں ہو سکتا ہے۔" مصطفیٰ نے مختصر جواب دیا۔ سرمئی آنکھوں کے سامنے ایک مسکراتا چہرہ آیا ۔ہلکی بھوری آنکھوں والا چہرہ۔

"وہ مرہم ہے۔" اورہان نے آنکھیں موندتے ہوئے کہا۔

"میرے سامنے اتنے رومینٹک نہ ہو، میرا دل جل رہا ہے۔" مصطفیٰ نے خفگی سے کہا۔

اورہان موندی آنکھوں کے ساتھ بے ساختہ ہنس دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مصطفٰی واپس فِفا کھیلنے میں مصروف ہو گیا تھا۔ کنٹرولر پر انگلیوں کی حرکت بہت سست ہو گئی تھی۔ اورہان اب اُس کے سامنے ٹیبل پر پڑے کافی کے خالی مگس اُٹھا رہا تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟" اورہان نے سوالیہ نظروں سے مصطفٰی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ سارے مگ دھو کر رکھ کے آنا۔" مصطفٰی نے ایک ہاتھ سے اورہان کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا جو اُس کے اور فِفا کے درمیان دیوار بنا کھڑا تھا۔

دوبارہ پوچھنا بے کار تھا۔ اورہان جانتا تھا کہ وہ نہیں بتائے گا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ ٹھیک نہیں تھا۔

مصطفٰی پی سی آف کر رہا تھا کہ اُسے کچن میں سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی، وہ کچن کی جانب گیا۔

"توڑ دیا نا، سب کچھ توڑ دو۔۔۔اس کے پیسے دے کر جانا۔" مصطفٰی نے کچن میں بکھرے ہوئے کانچ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور کیا ٹوٹ گیا ہے بھئی؟" اورہان نے ٹوٹا ہوا کانچ سمیٹتے ہوئے کہا۔"

میرا دل۔" آواز میں سالوں کی تکان واضح تھی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹوٹے ہوئے کانچ کی کرچیاں سمیٹتے ہوئے اورہان کی انگلیاں ٹھہریں، نظریں اُٹھا کر مصطفیٰ کو دیکھا تھا۔

یہ۔۔یہ مگ میرا فیورٹ تھا۔دھیمی آواز اور جھکی ہوئی ایک مگ ہی تو ٹوٹا تھا۔"

مصطفیٰ جانے کے لئے مڑ گیا۔

اس کی جگہ تمہیں چھ مگ لے دوں گا یار سینٹی تو مت ہو۔" اورہان نے پیچھے سے آواز لگائی۔"

سب اپنی زندگی میں کچھ نہ کچھ کھو دیتے ہیں۔کچھ نہ کچھ وقت کی رفتار ہم سے چھین لیتی ہے لیکن جو مصطفیٰ نے کھویا تھا وہ بہت بڑا تھا۔ مصطفیٰ نے خود کو کھو دیا تھا۔ جیسمین ایک سراب تھی جس کے پیچھے بھاگتے ہوئے مصطفیٰ نے اپنا دل اور اپنے قدم دونوں زخمی کر لئے تھے۔

www.novelsclubb.com

موسم اُداس تھا بلکل "بارس ٹیکسٹائل" کی راہداری سے گزرتے ہوئے دوبوجھل وجود کی طرح ۔سیکنڈ فلور پر پہنچتے ہی اورہان تیزی سے قدم بڑھاتا اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا۔جب کے مصطفیٰ فون پر کچھ ٹائپ کرتے ہوئے آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔

"اوئے مصطفیٰ ادھر آؤ نا ذرا۔" جیسمن اس وقت پیسٹل گرین فراک اور سفید حجاب پر چشمہ لگائے ہوئے راہداری میں اُس کا انتظار کر رہی تھی۔

"اللہ اللہ کیا کر رہی ہو، شرم کرو کوئی دیکھ لے گا۔" مصطفیٰ نے دایاں ہاتھ بائیں کندھے پر اور بایاں ہاتھ دائیں کندھے پر رکھتے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"بکو مت۔ تمہیں شرم نہیں آتی مصطفیٰ؟

نہیں مجھے بس نیند آتی ہے۔"کندھے اچکا کر ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا تھا جسے جیسمین نے اگنور" کر دیا تھا۔

آج اورہان کو کیا ہوا ہے؟ جیسمین نے اُس راستے کو تکتے ہوئے سوال کیا جہاں سے وہ ابھی گزر کے گیا تھا۔

"وہ اذیت میں ہے نور اور تم اُسے اذیت دے رہی ہو۔" مصطفیٰ کا یہ چہرہ اُس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"میں اُسے اذیت دے رہی ہوں؟" ہلکی بھوری آنکھوں میں بے یقینی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پانچ سال۔۔"وہ لمحے بھر کو رُکا۔"بہت لمبہ عرصہ ہوتا ہے۔"مصطفیٰ کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

"پانچ سال اُس سے دور رہ کر مرہم دینے کی کوشش کی ہے۔کیونکہ اُسے میرے لفظوں کی ضرورت تھی،میری نہیں۔"ہلکی بھوری آنکھیں نم تھیں۔

"تو سب ختم کرو اُسے اب تمہاری ضرورت ہے۔"مصطفیٰ کی نظریں جھکی ہوئی تھیں،ورنہ وہ سرمئی آنکھیں زخمی تھیں۔

"مجھے نہیں پتا کہ آسمان اور زمین میں زیادہ فاصلہ ہے یا سمندر کی لہروں اور ساحل میں،مجھے پچھلے پانچ سال سے بس یہ معلوم ہے کہ اورہان مجھ سے دور ہے۔"جیسمین کو اپنی آواز کانپتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

"تم نہیں بتا سکتیں تو میں بتا دوں گا اُسے،میں اورہان کو دوبارہ ایسے بکھرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔" مصطفیٰ نے نظریں اُٹھائی تھیں۔

"تم میرے ہم راز ہو مصطفیٰ۔"ہلکی بھوری آنکھوں نے سرمئی آنکھوں میں دیکھا تھا۔لہجے میں تنبیہ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلو وہ کچھ تو تھا جیسمین کا، ہم راز ہی سہی۔

"نہیں بتا سکتیں تو بھول جاؤ اُسے۔"

"کیسے بھول جاؤں؟" سرمئی آنکھوں نے ہلکی بھوری آنکھوں میں جھانکا تھا۔ اُن آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا؟ مصطفیٰ کو لگا کہ وہ سانس نہیں لے پائے گا۔

جیسمین چلتے ہوئی اپنے ٹیبل کے پاس آرکی اور ایک ہلکے بھورے کاغذ پر آدھی ادھوری سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ جیسمین نے ایک آخری سطر لکھی اور لفافے میں ڈال کر مصطفیٰ کی جانب بڑھا دیا۔

مصطفیٰ نے اپنی مُٹھی بند کی پھر کھولی اور ہاتھ بڑھا کر جیسمین کے ہاتھ سے لفافہ تھاما۔

اُسے یہ لفافہ اورہان کو دینا تھا۔ مصطفیٰ نے آفس کی گلاس وال کے دوسری جانب اورہان کو بیٹھے دیکھا جو فون پر کسی سی بات کر رہا تھا۔ اُسے بس یہ دس قدم تہہ کرنے تھے اورہان تک یہ لفافہ دینے کے لئے اور یہ دس قدم مصطفیٰ کے لئے دس صدیاں ثابت ہو رہیں تھیں۔

----

www.novelsclubb.com

اورہان کسی فائل کا مطالع کررہاتھاجب فائل کے قریب کسی نے لفافہ رکھاتھا۔وہ اُس ہاتھ کو پہچانتاتھا۔اُس نے نظریں اُٹھاکر دیکھا،سامنے مصطفٰی کھڑاتھا۔

"کیابات ہے،خط بھیجنے والے نے پوسٹ مین چینج کرلیاہے۔"اورہان نے مسکراتے ہوئے لفافہ ٹیبل سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"اس خط کوپڑھنے کے بعد مجھے یہ تمہاری سڑی ہوئی شکل نہ دِکھے۔"مُصطفٰی نے بیزاری سے کہا ۔

"اچھاٹھیک ہے چلواب مجھے کچھ پرائیوسی دو۔"مسکراہٹ دُباتے ہوئے کہاالبتہ لہجے میں شرارت واضح تھی۔

"بہت واحیات لگ رہے ہو۔ہونہہ۔"مصطفٰی سر جھٹکتاہوا باہر چلاگیا۔

اورہان نے خط کھولا،نظریں خط کی آخری سطر پر ٹھہر گئیں۔اورہان نے وہ سطر ایک بارپڑھی پھر دوباراور پھراورہان کوخود گنتی بھول گئی۔ایک خواب تھاجو حقیقت بن رہاتھا۔

"اگلی ملاقات ایک مکمل ملاقات ہوگی۔"

بیلز

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آفس سے نکلتے ہی مصطفیٰ کا ہاتھ بے ساختہ اپنے دل کے مقام پر گیا تھا۔

پسندیدہ چیزیں نہیں ملتیں، مصطفی کو یقین ہو چکا تھا اور اندر بیٹھے اور ہان نے بے اختیار سوچا تھا کہ پسندیدہ چیز کا مل جانا کیا ایسا ہوتا ہے؟

انتظار ہمیشہ تکلیف دیتا ہے۔ فراق کی اذیت تلخ ہوتی ہے، انتظار ختم ہو یا نہ ہو بعض اوقات انسان ختم ہو جاتے ہیں۔

سرمئی بادلوں نے سورج کو چھپا دیا تھا۔ بادل برسنے کو بیتاب تھے۔ ہوائیں معمول سے زیادہ تیز تھیں۔

سفید ٹی شرٹ، سیاہ کوٹ اور ہم رنگ جینز پہنے وہ موبائل پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا، شکن آلود پیشانی

۔

دفعتاً آفس کا دروازہ کھلا، اورہان نے نظریں اُٹھا کر آنے والے کو دیکھا۔

سامنے وہ کھڑی تھی۔ ہلکی بھوری آنکھوں میں ڈھیروں اضطراب لئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیج رنگ کا سوٹ، اولیو رنگ کا کوٹ اور ہم رنگ حجاب پہنے وہ اُس کے سامنے کھڑی تھی۔

اورہان نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ سر کو خم دے کر اندر آنے کی اجازت دی۔

قدم قدم چلتی ہوئی وہ اورہان کے قریب آرُکی۔ ہاتھوں میں تھاما لفافہ میز پر رکھا تھا۔

ارد گرد ہر چیز ساکن ہو گئی تھی۔ ہلکی نیلی آنکھوں میں سوالیہ تاثر تھا۔

جیسمین جانے کے لئے پلٹ گئی اور وہ چلی گئی۔

اورہان نے لفافے میں سے خط نکالا اور پڑھنا شروع کیا۔

"میرے پاس آج کہنے کو کچھ نہیں ہے۔ آج میں چاہتی ہوں تم بولو۔"

"جیسمین سیدک"

آج وہاں پورا نام لکھا تھا۔ نیلی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔ کیا خواب ایسے حقیقت بنتے ہیں؟ کیا حقیقت اتنی خوبصورت بھی ہوتی ہے؟

وہ سر جھکائے کچھ کام کر رہی تھی یا صرف ظاہر کر رہی تھی دفعتاً کسی کے ہونے کے احساس پر اُس نے نظریں اُٹھا کر دیکھا۔ جسے وہ تاحیات دیکھنا چاہتی تھی وہ اُس کے سامنے کھڑا تھا۔ اورہان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے دائیں ہاتھ میں بے شمار خط تھے جو اُس نے جیسمین کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیئے۔ جیسمین کو لگا کہ اورہان کی آنکھیں نم تھیں۔

اورہان خاموش تھا اور وہ خاموشی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا عمارت کے روف ٹاپ پر چلا گیا۔

مصطفیٰ جو ابھی لفٹ سے باہر نکلا ہی تھا، اس نے اورہان کو اوپر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور پھر اُس نے اورہان کے پیچھے جیسمین کو بھی اوپر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

مصطفیٰ مڑ گیا۔ اپنی روح پر ثبت ان گنت داغِ فگار لئے وہ وہاں سے چلا گیا۔ وہ خود غرض نہیں تھا ۔یہ سب سراب تھا، کہیں کوئی حقیقت نہیں تھی۔

ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو چکی تھی۔ اورہان بھیگ رہا تھا۔ پلکوں پر بارش کو بوندیں ٹھہری ہوئیں تھی۔ ماتھے پر گیلے بال بکھرے ہوئے تھے۔

جیسمین اُس کے قریب آ رکی اور بارش کا راستہ رک گیا وہ اپنی ایڑھیوں پر کھڑی ہاتھ اونچا کیے سیاہ چھتری اورہان پر تانے کھڑی تھی۔

"تم بھیگ رہے ہو۔"

۔اورہان اُس کی جانب چہرہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں مجھ سے شکایت ہے؟" وہ دونوں بارش میں بھیگ رہے تھے۔ نیلی آنکھیں، ہلکی بھوری آنکھوں سے ہٹ نہیں رہیں تھیں۔

"شکایت تو مجھے خود سے ہے اورہان۔ تم سے تو آج بھی محبت ہے۔" جیسمین کی آنکھوں سے نکلتے آنسو اور سرمئی بادلوں سے برستا پانی ایک ہو گیا تھا۔ پانچ سال کی مسافت کا اختتام ہو چکا تھا۔

میں نے پچھلے پانچ سال میں تمہیں بہت ڈھونڈا ہے بیلز۔" برسوں کی مسافت تہہ کی تھی" اورہان نے اس کی آواز بوجھل تھی۔

"تمہارے پہلے خط کے بعد سے مجھے ہمیشہ تمہارے خط کا انتظار رہتا تھا اور کب یہ انتظار، محبت میں بدلا مجھے اندازہ نہیں ہو پایا۔"

میں نے بھی ان جاگتی آنکھوں کے ساتھ تمہارا انتظار کیا ہے اورہان۔ یہ تکلیف دہ تھا۔" پلکوں" پر ٹھہریں بوندیں جیسمین کے گالوں پر لڑی کی مانند بہہ نکلی تھیں۔

"میں ہر تکلیف کا ازالا کرنے کو تیار ہوں، میں تاحیات تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔" بہت نرمی سے جیسمین کا ہاتھ تھاما تھا۔

اُس لمس میں پانچ سالہ اذیت کو ختم کرنے کی طاقت تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ نم آنکھوں سے مسکرادی۔اورہان نے اعتراف کیا تھا کہ اُس مسکراہٹ سے زیادہ دل روک دینے والی چیز کوئی نہیں۔

"میں تھک گیا ہوں۔مجھے صحیح الفاظ نہیں مل رہے لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ رہو ،مجھے مت چھوڑو۔"اورہان پچھلے پانچ سال جس سراب کے پیچھے بھاگتا رہا تھا وہ آج ایک حقیقت بن کر اُس کے سامنے کھڑی تھی۔سراب کا حقیقت بن جانے بھی ایک نعمت ہے۔

ایسے میں اس دونوں کو یہاں چھوڑ کر تم عمان کی ایک سڑک پر دیکھو تو ایک لڑکا،سیاہ سوٹ پہنے ایک سڑک پر چل رہا تھا جسکا کوٹ اُس کے ہاتھوں میں تھا۔وہ مکمل بارش میں بھیگ چکا تھا۔لیکن پرواہ کسے تھی؟آس پاس ہر چیز اداس تھی۔وہ اداس تھا۔

سرمئی آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا جیسے سب ختم ہو رہا ہو ہاں جیسے جسم سے آہستہ آہستہ روح کھینچ کر نکالی جا رہی ہو۔زندگی میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں صرف دور سے چاہ سکتے ہیں،وہ ایک سراب کی مانند ہوتے ہیں،اُنہیں پانا مشکل ہوتا ہے اور کبھی کبھی ناممکن۔مصطفیٰ بُلنت کا دل زخمی ہو چکا تھا۔اُس کے پاس کوئی معالج نہیں تھا جو اُس کے زخموں پر مرہم رکھ سکے لیکن کیا معلوم آنے والے وقت میں کہیں کوئی معالج اُس کا انتظار کر رہا ہو؟

(تمت بالخیر)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB